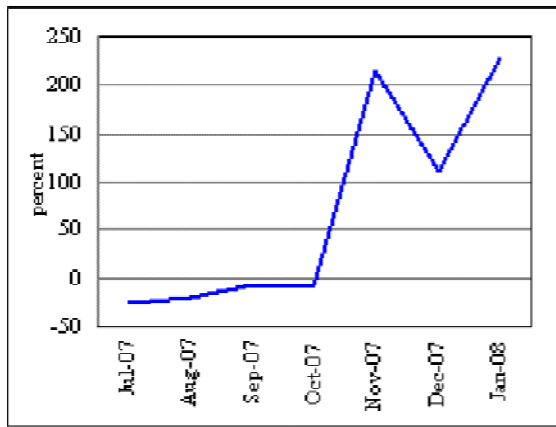


## 6 بیرونی شعبہ

### 6.1 عمومی جائزہ

شکل 6.1: جاری حسابات کے خسارے کی نمو (سال بسال)



مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں جو معمولی سی بہتری آئی تھی، خدشے کے عین مطابق پاکستان اسے برقرار نہیں رکھ پایا اور یہ خسارہ بعد کے مہینوں میں تیزی سے بڑھ گیا (دیکھئے شکل 6.1)۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا جنوری م س 2008ء کا بڑھتا ہوا جاری حسابات کا خسارہ سال بسال 47.1 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران یہ اضافہ 51 فیصد رہا تھا (دیکھئے جدول 6.1)۔ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی خرابی میں جن چیزوں نے اہم کردار ادا کیا ان میں تیل کے اخراجات میں اچانک ہونے والا اضافہ، بڑے طیارے کی درآمد پر یک بارگی ادائیگی، دسمبر 2007ء میں سیاسی افراتفری کے اثرات اور کولیشن سپورٹ فنڈز کی وصولی میں تاخیر شامل ہیں، ان تمام کے اثرات اتنے زیادہ تھے کہ انہوں نے ترسیلات زر میں پائیدار اضافے کو بھی دھندلا کر رکھ دیا۔

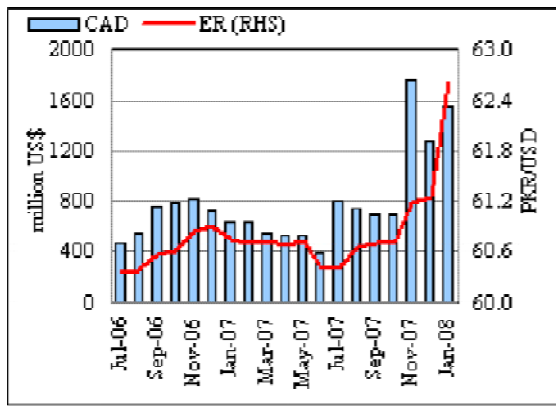
جاری حسابات کے بڑھتے ہوئے خسارے کے مجموعی توازن پر اثرات کو مستحکم کرنے کا ایک سبب اسی عرصے کے دوران مالی اور سرمایہ حساب توازن میں آنے والی کمی تھی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی صورتحال اگرچہ معمولی سی بہتر ہوئی، تاہم بالخصوص بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری کی آمد میں 1.4 ارب ڈالر کی یک لخت کمی آئی۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> جزو دانی سرمایہ کاری میں جولائی تا جنوری م س 2007ء کے دوران 1.4 ارب ڈالر کی خالص آمدنی ہوئی تھی جو جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران گھٹ کر 0.5 ارب ڈالر ہو گئی۔ اسی طرح جولائی تا جنوری م س 2007ء کے دوران 0.0006 ارب ڈالر کی معمولی رقم کا خالص اخراج ہوا تھا جو جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران بڑھ کر 0.5 ارب ڈالر ہو گیا۔

اس کی کا جزوی سبب سیاسی خطرات بڑھنے کے خدشات کے باعث ایکویٹی مارکیٹ سے سرمائے کا اخراج، اور ایک جزوی سبب دنیا بھر میں مالی افراتفری اور پاکستان کے خطرات میں مخدوش اضافے<sup>2</sup> کے تناظر میں عالمی امانتی وصولیوں کے موعودہ اجرا میں ہونے والی تاخیر تھی۔ جزدانی سرمایہ کاری میں کمی کے اثرات کو دیگر سرمایہ کاریوں بشمول FE-25 نوٹس و اوور قلیل مدتی قرضوں وغیرہ میں بڑے اضافے نے کسی حد تک کم کر دیا۔<sup>3</sup>

مالی حسابات کے فاضل میں خاصی معتدل کمی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی جاری حسابات کے خسارے میں تیزی سے اضافے کی لازماً عکاسی کرتی ہے۔ جنوری مالی سال 2008ء کے اختتام پر زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر کم ہو کر 14.8 ارب ڈالر رہ گئے، جبکہ جون مالی سال 2007ء کے اختتام پر یہ 15.6 ارب ڈالر تھے۔

شکل 6.2: جاری حسابات کا خسارہ ایک ماہانہ جائزہ



مزید برآں، جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران بدتر ہوتے ہوئے بیرونی حسابات کے نتیجے میں پاکستانی روپیہ ڈالر کے مقابلے میں کھڑا نہ رہ سکا (دیکھئے شکل 6.2)۔ جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 3.5 فیصد کمی واقع ہوئی جو کہ مالی سال 2005ء کی پہلی ششماہی کے بعد سب سے بڑی کمی ہے، جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 0.8 فیصد کمی واجبی کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کمی کا زور آخری تین ماہ (نومبر تا جنوری م س 2008ء) میں رہا جس سے جزوی طور پر بیرونی حسابات میں بڑھتے ہوئے دباؤ کے ساتھ ساتھ ملک میں سیاسی افراتفری کے بعد ہونے والی سٹجاتی سرگرمی کا اظہار

ہوتا ہے۔ تاہم بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد اور پرامن انتخابات کے بعد سیاسی کشیدگی کے خاتمے سے شرح مبادلہ نے نقصانات کو کسی حد تک پورا کر لیا۔

چنانچہ جولائی تا جنوری م س 2008ء میں ہونے والے واقعات سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ جاری حسابات کے بڑے خسارے جو ایک عرصے سے برقرار چلے آ رہے ہیں، ملکی معیشت کے استحکام کے لیے خطرے کا اظہار ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے پاکستان جاری حسابات کے

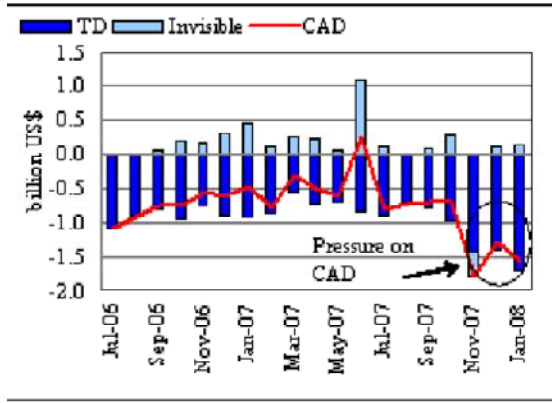
<sup>2</sup> بحران سے دو چار عالمی مالی منڈی میں خطرات سے گریز کے رجحان میں اضافہ ہوا، اس رجحان کے اثرات پاکستان کے معاملے میں اس لیے دگنے ہو گئے کہ یہاں قبل از انتخابات بے یقینی پائی جاتی تھی اور بالخصوص وزارت عظمیٰ کی ایک امیدوار کے قتل کے بعد صورتحال مزید بگڑ گئی تھی۔

<sup>3</sup> FE-25 نوٹس و اوور میں ان کھاتوں کی رقم شامل ہیں جو ملکی کرنسی بینک غیر ملکی کرنسیوں کے پاس رکھتے ہیں۔ ان کھاتوں میں کی کو دیگر سرمایہ کاریوں میں اضافہ سمجھا جاتا ہے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

خسارے کو باسانی برداشت کرنے کے قابل تھا جس کی وجہ ملک اور بیرونی ملک سرمایہ کاری کی سازگار صورتحال تھی اور اس صورتحال کے سبب قرض کا بوجھ نہ بڑھانے والی قوم بڑی مقدار میں ملک میں آرہی تھیں۔ اس طرح پاکستان بڑے خسارے کو برداشت کرتے رہنے کے ناصرف قابل ہوا بلکہ اس نے زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی اضافہ کر لیا۔ تاہم ملکی معیشت پر موجود دباؤ کے ساتھ ساتھ سرمائے کی عالمی منڈیوں میں نسبتاً سازگار صورتحال کو دیکھتے ہوئے یہ حکمت عملی وقت گزرنے پر خطرات میں اضافے کا باعث بنے گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے نے بڑی حد تک تجارتی خسارے کے رجحان کو اپنایا جبکہ جاری منتقلیوں کی مستحکم آمد (جس میں بنیادی طور پر ترسیلات زر تھیں) نے خدمات اور آمدنی کے حسابات میں موجود خسارے کو کم و بیش پوری طرح دور کر دیا (دیکھئے شکل 6.3)۔ چنانچہ م س 2008ء شکل 6.3: جاری حسابات کا خسارہ۔ ایک ماہانہ جائزہ



کے ابتدائی چار ماہ میں تجارتی خسارے میں معمولی بہتری سے جاری حسابات کے خسارے میں خاصی بہتری کا اظہار ہوا۔ بعد ازاں (جولائی تا جنوری م س 2008ء) گندم اور پیٹرولیم گروپ کی اضافی درآمدات اور برآمدی نمو میں سست رفتاری کے باعث بدتر ہوتے ہوئے تجارتی خسارے کا نتیجہ جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں خرابی کی صورت میں نکلا۔ مذکورہ بالا رجحان سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ افزوں تجارتی خسارہ بیرونی شعبے کی سب سے بڑی اور بنیادی خامی ہے۔

یہ واضح ہے کہ بیرونی عدم توازن کو درست کرنے کے لیے

یا تو درآمدات میں کمی لانا اور برآمدات بڑھانا ہوں گی یا ان دونوں کو بیک وقت چلانا ہوگا۔ درآمدات گھٹانے کے لیے جو پالیسی اقدامات کیے جا سکتے ہیں ان میں ٹیرف کا نفاذ، سخت زری پالیسی اور شرح مبادلہ میں کمی شامل ہیں۔ ان میں سے ٹیرف کا نفاذ قابل عمل نہیں کیونکہ عالمی تجارتی تنظیم کے قواعد کے تحت پاکستان اپنی درآمدات پر سے ٹیرف کو بتدریج گھٹانے کے مرحلے میں ہے۔ جہاں تک بقیہ دو اقدامات کا تعلق ہے تو پاکستان مجموعی طلب کو کم کرنے کے لیے اپنی زری پالیسی میں سختی لا چکا ہے اور پاکستانی روپے کی قدر حالیہ مہینوں میں ڈالر کے مقابلے میں خاصی کم ہو چکی ہے۔

اس کے نتیجے میں درآمدات میں حقیقی نمو (اثر قیمت کے لحاظ سے درست شدہ) نمایاں طور پر کم ہوئی ہے۔<sup>4</sup> بد قسمتی سے اس کمی کو عالمی منڈی میں تیل اور اجناس کی قیمتوں میں اضافے اور ملک میں ناسازگار مالیاتی توسیع نے زائل کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ درآمدات میں مزید کمی کا امکان

<sup>4</sup> تفصیلات کے لیے بیرونی تجارت پر سیکشن ملاحظہ کیجئے۔

محدود ہے کیونکہ (الف) پاکستان کو انفراسٹرکچر کی تعمیر میں بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے، (ب) تیل کی بلند عالمی قیمتوں اور اندرون ملک اس کے زیادہ استعمال کی وجہ سے تیل کے درآمدی بل میں اضافہ ہوگا، (ج) اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا درآمدی بل پر اثر پڑے گا، اور (د) بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد مکمل طور پر بڑھے گی۔

دوسری طرف برآمدات میں نمونہ ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اس شعبے کو بجلی کی قلت، ٹیکسٹائل برآمدات میں بڑھتی ہوئی مسابقت، بڑی منڈیوں میں ٹیکسٹائل (جو کہ پاکستان کی اہم برآمد ہے) کی طلب میں گرتی ہوئی نمونہ ملکی سطح پر نقل و حمل کے نسبتاً بلند اخراجات کا سامنا ہے (دیکھئے باکس 6.1)۔ اس لحاظ سے برآمدات کے فروغ کے لیے مزید انتھک کوششیں کرنا ہوں گی، مثال کے طور پر کم اضافہ قدر والی برآمدات کی بجائے زیادہ اضافہ قدر والی برآمدات کرنا، برآمدی منڈیاں بڑھانے کے لیے تیزی سے ابھرتی منڈیوں کا حصول، انفراسٹرکچر کی تاخیری رکاوٹوں، بجلی کی قلت اور کم پیداواری صلاحیت جیسے مسائل کو حل کرنا۔

ان دشواریوں کے ساتھ ساتھ جاری حسابات کے خسارے کی مالکاری کے لیے عالمی منڈیوں سے فنڈز کا حصول ایک اور چیلنج ہے۔ عالمی سطح پر مالی بحران اور اندرون ملک سیاسی بے یقینی کے تناظر میں بین الاقوامی سرمایہ منڈی سے فنڈز کا حصول ایک مہنگا سودا بن چکا ہے (دیکھئے باکس 6.2)۔ تاہم انتخابات کے بعد متوقع استحکام بیرونی سرمائے کو پاکستان آمد کی ترغیب دے سکتا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے (الف) پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ عالمی مالی بحران سے اب بھی نسبتاً محفوظ رہی ہے<sup>5</sup>، اور (ب) پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ دیگر علاقائی مارکیٹوں کے مقابلے میں ڈسکاؤنٹ پر کام کر رہی ہے۔ مزید برآں، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی مستقل آمد کے ساتھ ساتھ نیشنل بینک آف پاکستان اور حبیب بینک لمیٹڈ کی طرف سے عالمی امانتی وصولیوں کے متوقع اجرا اور سال کی دوسری ششماہی میں یورو بانڈ کے اجرا سے جاری حسابات کے خسارے کی

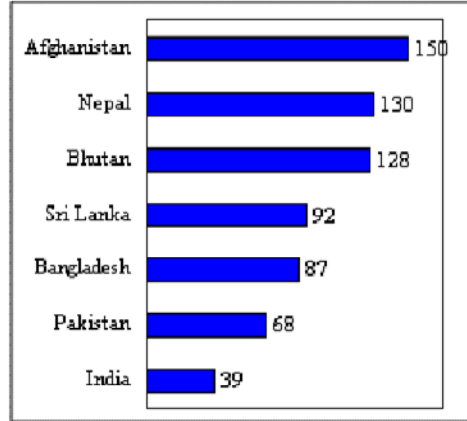
#### باکس 6.1 نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ

نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ (ایل پی آئی) دو طرفہ نشانہ (interactivity benchmarking) دینے کا ایک آلہ ہے، اس کا مقصد ملکوں کو تجارتی نقل و حمل کی اپنی کارکردگی کے حوالے سے مشکلات اور مواقع جاننے میں مدد دینا ہے کہ وہ کارکردگی بہتر بنانے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ یہ اشاریہ عالمی بینک نے 2007ء میں متعارف کرایا۔ یہ مختلف اقدامات کا احاطہ کرتا ہے جن میں ترسیل، کارگو کی مستحکم حالت، گودام کے استعمال اور سرحدی پروانگی (clearance) سے لے کر درآمدی ملک میں تقسیم اور ادائیگیوں تک کے نظام شامل ہیں۔ عالمی بینک کے گروپ کی Doing Business رپورٹ اور عالمی اقتصادی فورم کے عالمی مسابقتی اشاریہ (Global Competitiveness Index) کی طرح نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ بھی بین الاقوامی مسابقت ناپنے کے اظہار یوں کا ایک مجموعہ مہیا کرتا ہے۔ ایل پی آئی اور اس کے اظہار یے 150 ملکوں کا احاطہ کرنے والے دنیا کے بڑے بڑے لاجسٹکس اداروں کے کثیرملکی فریٹ فارورڈرز کے ایک سروے سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس سروے میں ہر ملک کی کارکردگی جانچنے کے لیے 'ایک' سے 'پانچ' پوائنٹ اسکیل ('ایک' متعلقہ شعبے کے لیے بدترین کارکردگی کا اظہار تھا) استعمال کیا گیا۔ کارکردگی کے جن سات شعبوں کی بدوزن اوسط کا مجموعہ ایل پی آئی کا لاکھیا وہ یہ ہیں:

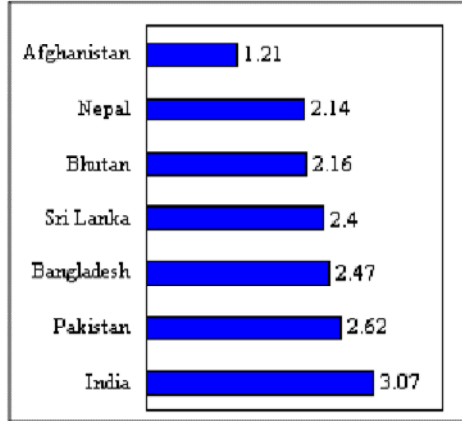
- 1۔ کسٹمز اور دیگر سرحدی اداروں کی جانب سے پروانگی کے عمل کی بہتری،
- 2۔ لاجسٹکس کے لیے ٹرانسپورٹ اور اطلاعی ٹیکنالوجی کے انفراسٹرکچر کا معیار،
- 3۔ بین الاقوامی شہنشاہ کے بندوبست میں آسانی اور سہولت،
- 4۔ مقامی لاجسٹکس صنعت کی اہلیت،
- 5۔ بین الاقوامی شہنشاہ کے راستوں کی تفصیلات جاننے کی اہلیت،
- 6۔ مقامی لاجسٹکس لاگتیں،
- 7۔ شہنشاہ کے منزل پر بروقت پہنچنے کی صلاحیت۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

شکل 6.1.1 الف: نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ اسکور



شکل 6.1.1 ب: نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ درجہ بندی



جدول 6.1.1: جنوبی ایشیاء کے ممالک کی نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ برائے 2007ء

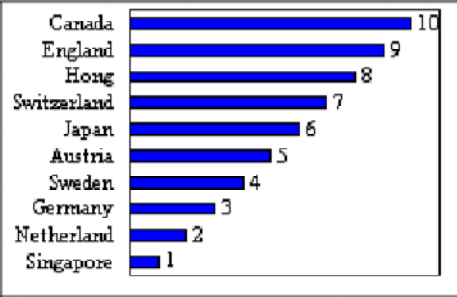
	پاکستان		بھارت		بنگلہ دیش		سری لنکا		نیپال	
	درجہ	اسکور	درجہ	اسکور	درجہ	اسکور	درجہ	اسکور	درجہ	اسکور
نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ	68	2.62	39	3.07	87	2.47	92	2.40	130	2.14
کسٹم	69	2.41	47	2.69	125	2.00	91	2.25	141	1.83
انفراسٹرکچر	71	2.37	42	2.90	82	2.29	106	2.13	144	1.77
بین الاقوامی شپ منٹس	65	2.72	39	3.08	96	2.46	112	2.31	131	2.09
نقل و حمل کی مسابقت	63	2.71	31	3.27	103	2.33	85	2.45	124	2.08
ٹریڈنگ اور ٹریڈنگ	76	2.57	42	3.03	88	2.46	75	2.58	102	2.33
ملکی نقل و حمل کی لاگت	90	2.86	46	3.08	50	3.08	47	3.08	8	3.43
وقت کی پابندی	88	2.93	47	3.47	54	3.33	113	2.69	122	2.63

نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ 2007ء میں پاکستان کا نمبر 150 ملکوں میں 68 واں اور مجموعی اسکور 2.62 تھا (دیکھئے شکل 6.1.1 اور جدول 6.1.1)۔ جنوب ایشیائی ملکوں میں پاکستان کا نمبر دوسرا تھا۔ جہاں تک اظہار یوں کے لحاظ سے رینٹنگ کا تعلق ہے تو پاکستان مقامی لا جسٹک لاگت کے شعبے میں بدترین مقام (90 واں نمبر) کے مقابلے میں مقامی لا جسٹک صنعت کی اہلیت کے شعبے میں خاصا بہتر مقام (63 واں نمبر) رکھتا ہے۔

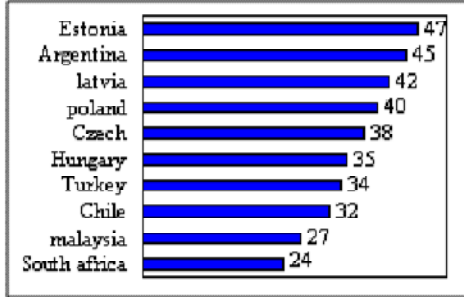
نقل و حمل کی کارکردگی کا اشاریہ آمدنی<sup>6</sup> گروپوں کے لحاظ سے بھی ممالک کی درجہ بندی کرتا ہے۔ عالمی بینک کے ٹلس طریقے (Atlas method) کو استعمال کرتے ہوئے 2006ء کی فی کس خام قومی آمدنی (جی این آئی) کے مطابق ملکوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ گروپ یہ ہیں: کم آمدنی والا گروپ 905 ڈالر یا اس سے کم (52 ممالک)، نچلی متوسط آمدنی والا گروپ 906 سے 3595 ڈالر (41 ممالک)، بالائی متوسط آمدنی والا گروپ 3596 سے 11 ہزار ایک سو 15 ڈالر (24 ممالک)، اور بلند آمدنی والا گروپ 11 ہزار ایک سو 16 ڈالر یا اس سے زائد (33 ممالک) (دیکھئے شکل 6.1.2)۔ پاکستان کم آمدنی والے گروپ میں ہے اور ٹاپ ٹین ملکوں میں اس کا نمبر 7 واں ہے۔

<sup>6</sup> آمدنی کی درجہ بندیاں ہر سال یکم جولائی کو کی جاتی ہیں۔ عالمی بینک کے مالی سال (جو 30 جون کو ختم ہوتا ہے) کے دوران ان ہی تجویزاتی درجہ بندیوں کو استعمال کیا جاتا ہے، چنانچہ کوئی ملک اسی طے شدہ درجہ بندی میں رہے گا خواہ اس کی فی کس آمدنی میں کسی ہی تبدیلی واقع ہو جائے۔

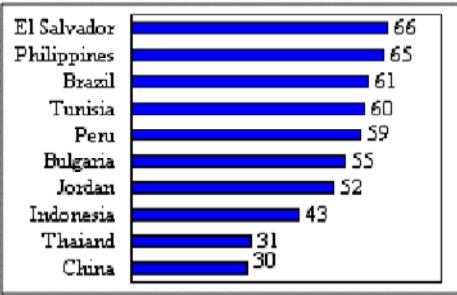
شکل 6.1.2 الف : بلند آمدنی والے ٹاپ ٹین ممالک



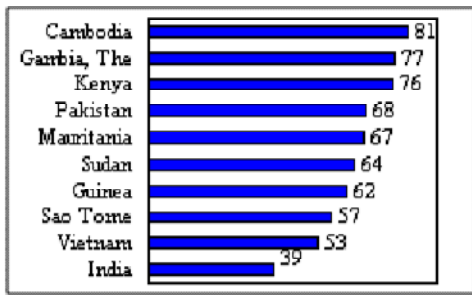
شکل 6.1.2 ب : بالائی متوسط آمدنی والے ٹاپ ٹین ممالک



شکل 6.1.2 ج : چلی متوسط آمدنی والے ٹاپ ٹین ممالک



شکل 6.1.2 د : کم آمدنی والے ٹاپ ٹین ممالک



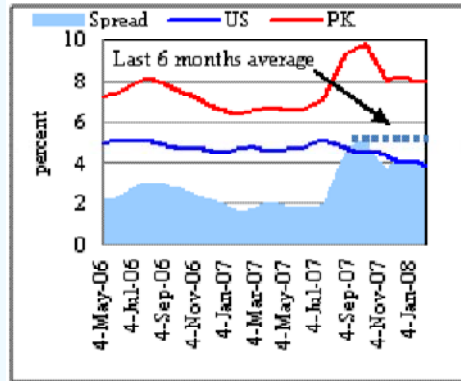
جیسا کہ بتایا جا چکا ہے پاکستان مقامی لاجسٹک لاگت کے شعبے میں بدترین مقام (90 واں نمبر) رکھتا ہے۔ اس لاگت میں یہ چیزیں شامل ہیں: بندرگاہ کا معاوضہ، مقامی ٹرانسپورٹ ایجنٹ کی فیس، گودام کے استعمال کے اخراجات، بذریعہ ریل ترسیل کے نرخ، ادھورے ٹرک پر سامان کی لدا کی کے نرخ اور پورے ٹرک پر لدا کی کے نرخ۔ 40 فٹ کے برآمدی کنٹینر/ درآمدی کنٹینر کے اخراجات پاکستان میں 382 سے 444 ڈالر وصول کیے جاتے ہیں، جبکہ بنگلہ دیش اور سری لنکا میں یہ اخراجات بالترتیب 211 سے 397 اور 245 سے 263 ڈالر آتے ہیں۔ اسی طرح وقت کی پابندی کے معاملے میں پاکستان کا نمبر بہت نیچے یعنی 88 واں ہے اور یہ صورتحال درآمد اور برآمد میں گلے والے وقت اور مقررہ وقت کے قابل پیش گوئی ہونے، دونوں کے حوالے سے ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک میں نقل و حمل کے زائد معاوضے وصول کیے جاتے ہیں ان کے عالمگیریت کے فوائد سے محروم ہونے کا امکان زیادہ ہے۔ چنانچہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اب جبکہ قدر پیمانی کے لیے ایک نشانہ دستیاب ہے، نقل و حمل کی کارکردگی کے اشاریے میں پاکستان کو پسماندہ رکھنے والی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

#### پاک 6.2 مالی بحران اور بیرونی باڈز کا اجرا

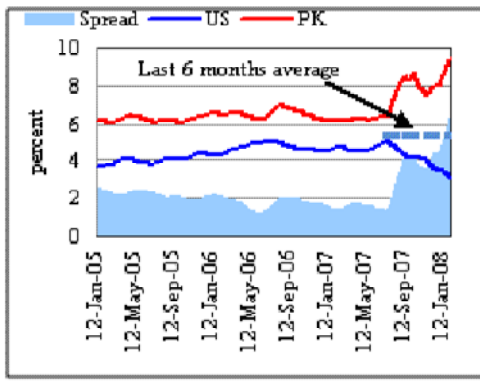
مالی منڈیوں میں حالیہ بحران نے بین الاقوامی قرضہ منڈی میں قرض گیری کے لیے نمایاں مضمرات پیدا کیے۔ قرض دینے والے عالمی اداروں نے اپنی شرائط مزید سخت کر دیں اور قرض کی قدر پیمانی کے عمل پر سرمایہ کاروں کا اعتماد کم ہو گیا جس سے بیرونی باڈز کا اجرا مہنگا سودا بن گیا۔ حتیٰ کہ حکومتی قرض سے منسلک تسکات اور باڈز میں قرض گیری بھی، جسے عموماً خطرہ قرض سے پاک سمجھا جاتا ہے، قرضہ منڈیوں میں آنے والے بحران سے متاثر ہوئی۔ اس کے نتیجے میں 2007ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں بیرونی باڈز کا اجرا سست روی کا شکار ہوا۔ ترقی یافتہ ملکوں کی طرح ابھرتی ہوئی منڈیوں نے بھی مذکورہ عرصے کے دوران باڈز کے اجرا میں واضح کمی کا سامنا کیا (دیکھئے شکل 6.2.1)۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

شکل 6.2.1 الف : 10 سالہ امریکی بانڈ اور پاکستانی یورو بانڈ میں یافت کا تقابل (30 روزہ حرکت پذیر اوسط)



شکل 6.2.1 ب : 5 سالہ امریکی بانڈ اور پاکستانی یورو بانڈ میں یافت کا تقابل (30 روزہ حرکت پذیر اوسط)



جدول 6.2.1: ثانوی بازار میں پاکستان کی یورو بانڈ کی قیمت اور یافت

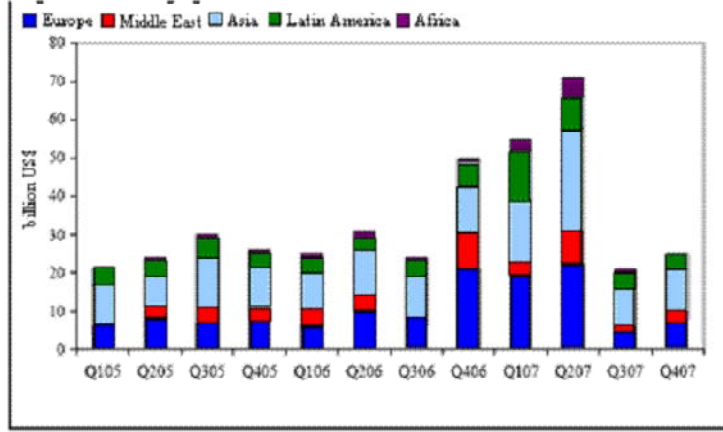
دس سالہ بانڈ			
27 مارچ 2006 تا 30 جون 07ء	کم جولائی 07ء تا 2 فروری 08ء	یافت	قیمت
100.3	7.1	8.5	91.7
3.6	7.6	5.1	9.8
اوسط			
سی دی			
پانچ سالہ بانڈ			
12 فروری 04ء تا 30 جون 07ء	کم جولائی 07ء تا 2 فروری 08ء	یافت	قیمت
101.1	6.3	8.0	98.5
0.7	3.8	1.3	14.0
اوسط			
سی دی			
صکوک			
11 جنوری 06ء تا 2 فروری 08ء	کم جولائی 07ء تا 2 فروری 08ء	یافت	قیمت
102.9	6.5	7.5	99.6
0.1	1.0	1.4	8.2
اوسط			
سی دی			

ماخذ: بلومبرگ

پاکستان ایک ابھرتی ہوئی معیشت ہے۔ اس نے بھی 2007ء کی دوسری ششماہی میں یورو بانڈز جاری نہیں کیے۔ بیرونی محاذ پر مالی بحران اور اندرونی محاذ پر سیاسی بے یقینی کے اس تناظر میں بین الاقوامی منڈی میں نئے اجرا کی لاگتیں دریافت کرنا ایک دلچسپ کام ہوگا۔ اس سوال کا جواب دینے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ثانوی منڈیوں میں اب تک جاری کیے گئے مختلف معاوضے کے بانڈز کی یافت کا تجزیہ کیا جائے۔ **جدول 6.2.1** سے یہ بات معلوم کی جاسکتی ہے کہ جاری کردہ تمام بانڈز پر اوسط یافت 2007ء کے نصف آخر میں بڑھ گئی ہے۔ مزید برآں، جیسا کہ عددی سرٹیفیر سے ظاہر ہوتا ہے، ان بانڈز پر خطرات بھی مذکورہ عرصے میں بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ ابتدائی اعداد و شمار کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے پاکستان کو زیادہ ادائیگی کرنا پڑے گی۔ مثال کے طور پر پاکستان کے پانچ سالہ امریکی بانڈز پر اسے 620 بیسیس پوائنٹس ہو گیا جبکہ جون 2007ء کے اختتام پر یہ 140 بیسیس پوائنٹس تھا۔

تاہم اگر فرض کیا جائے کہ وفاقی فنڈ ریٹ میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور امریکی بانڈز پر یافت گذشتہ چھ ماہ کی اوسط چھٹی رہتی تو اندرون ملک سیاسی بے یقینی کے باعث پاکستان کے یورو بانڈز پر رسک پریمیم میں اضافہ ہو جاتا (دیکھئے شکل 6.2.2)۔ اس کے علاوہ درمیانی مدت کے بانڈز پر رسک پریمیم میں طویل مدتی بانڈز کے رسک پریمیم کے مقابلے میں تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس تجزیے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ بین الاقوامی منڈی سے سرمائے کے حصول کے لیے پاکستان کو اضافی رسک پریمیم کے باعث زیادہ ادائیگی کرنا پڑتی۔

شکل 6.2.2: ابھرتی ہوئی منڈیوں کے نئی شعبے میں بیرونی باطل کا مجموعی اجزا



حوالہ جات

بینک فار انٹرنیشنل سیٹل منٹ کوآرڈری ریویو (دسمبر 2007ء)

آئی ایم ایف گلوبل اسٹیٹسٹی رپورٹ مارکیٹ اپ ڈیٹ (جنوری 2008ء)

مالکاری میں مدد ملے گی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاری حسابات کا خسارہ وقت گزرنے پر بھی دباؤ میں رہے گا، اس کی بنیادی وجوہات یہ ہیں، (الف) کپاس کی قیمتیں بڑھنے اور بجلی کی قلت سے برآمداتی نمو پر منفی اثرات، (ب) پاکستان کی بڑی برآمدی منڈیوں کی معیشت میں سست رفتاری (دیکھئے باکس 6.3)، (ج) بین الاقوامی معیارات کی پابندی کا فقدان، اور (ج) انفراسٹرکچر کی رکاوٹیں۔ تاہم ترسیلات زر کی مسلسل آمد، اور تجارتی فریقوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں قابل لحاظ کمی (جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اشاریہ میں 7.3 فیصد کمی آئی) کے برآمدات پر مثبت اثرات سے جاری حسابات کے بڑھتے ہوئے خسارے کو کچھ سہارا ملنے کی توقع ہے۔

## 6.2 جاری حسابات کا توازن

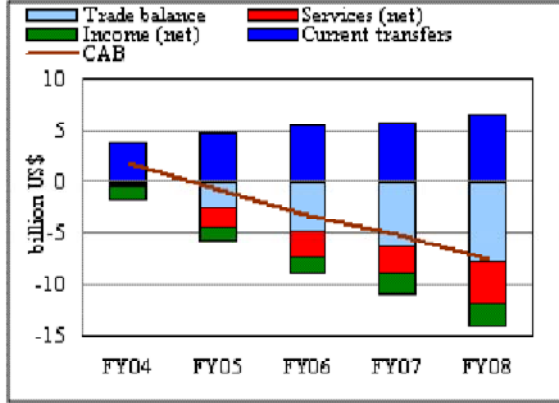
جاری حسابات کا خسارہ مسلسل چوتھے سال بڑھتا رہا اور جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران یہ 7.5 ارب ڈالر تک چلا گیا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران یہ 5.1 ارب ڈالر تھا (دیکھئے شکل 6.4)۔

جاری حسابات کے خسارے میں اس بدتری کی بنیادی وجہ بڑھتا ہوا تجارتی خسارہ، نقل و حمل میں معاونت کی وصولیوں میں تاخیر اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا بلند شرح سے انخلا ہے (دیکھئے جدول 6.2)۔ ان تمام چیزوں نے کارکنوں کی ترسیلات زر میں مستحکم نمو اور زرمبادلہ کے ذخائر



شکل 6.4: جاری حسابات کے توازن میں بگاڑ کے ماخذ (جولائی تا جنوری)

سے ہونے والی بلند آمدنی کے اثرات کو دھندلا دیا۔



### 6.2.1 تجارتی کھاتہ<sup>7</sup>

جیسا کہ خدشہ تھا، پاکستان رواں مالی سال کے ابتدائی چار ماہ کے دوران گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں تجارتی خسارے میں ہونے والی اچھی خاصی کمی کو بعد کے مہینوں میں برقرار نہیں رکھ پایا۔ بعد کے مہینوں (نومبر تا جنوری م س 2008ء) میں درآمداتی نمو میں تیزی سے اضافے اور برآمداتی نمو میں سست رفتاری کا نتیجہ بلند تر تجارتی خسارے کی صورت میں نکلا۔ اس سے جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران تجارتی خسارہ 7.8 ارب ڈالر تک جا پہنچا جو کہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 6.2 ارب ڈالر رہا تھا۔

برآمداتی نمو میں اضافے کا ایک بڑا سبب پیٹرولیم گروپ کی بڑھتی ہوئی درآمدات تھیں جسے تیل کی بلند عالمی قیمتوں اور مقامی اضافی طلب نے مزید بوجھل کر دیا، دوسرے آٹے کے بحران کے تناظر میں گندم درآمد کی گئی اور مصنوعی کھاد کی درآمد میں بھی اضافہ ہوا۔ دوسری طرف بجلی کی قلت، سیاسی افراتفری میں اضافے اور ٹیکسٹائل برآمدات میں شدید علاقائی مسابقت کو برآمداتی نمو میں کمی کا بنیادی سبب قرار دیا گیا۔<sup>8</sup>

### 6.2.2 خدمات (خالص)

خدمات کے حسابات کا خسارہ مسلسل چوتھے سال جولائی تا جنوری م س 2008ء مزید بڑھ گیا (دیکھئے جدول 6.3)۔ تاہم گزشتہ برسوں کے برخلاف اس خسارے کے جزو اعظم نے بڑھتی ہوئی درآمدات کی عکاسی نہیں کی، بلکہ سال بسال خرابی میں سب سے بڑے حصے کا تعلق نقل و حمل میں معاونت کی وصولیوں میں ہونے والی تاخیر سے تھا۔ جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران خدمات کا مجموعی خسارہ بڑھنے میں اس کا حصہ اندازاً 54.1 فیصد تھا۔

نقل و حمل میں معاونت کی وصولیوں میں تاخیر کے علاوہ دیگر برنس خدمات سے رقوم کا اخراج ہوا<sup>9</sup> اور بلند درآمدی نمو کی وجہ سے درآمدی کرائے کی ادائیگی میں اضافہ ہوا، ان سب چیزوں نے بھی زیر نظر عرصے کے دوران خدمات کے حسابات کے خسارے میں مجموعی اضافے میں نمایاں حصہ لیا۔

<sup>7</sup> یہ سیکشن اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ زرمبادلہ ریکارڈ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو کہ وفاقی ادارہ شماریات کے مرتب کردہ کسٹم اعداد و شمار سے مطابقت نہیں رکھتے۔

<sup>8</sup> تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتہ پر سیکشن ملاحظہ کیجئے۔

<sup>9</sup> جیسا کہ پچھلی رپورٹوں میں ذکر ہوا، ان رقوم کے اخراج کا مجموعی جاری حسابات کے توازن پر کوئی اثر نہیں ہوتا کیونکہ زرمبادلہ کمپنیاں اتنی ہی رقوم وصول بھی کرتی ہیں۔

مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

جدول 6.2: جاری حسابات کا توازن (ملین امریکی ڈالر)					
سال بیل تبدیلی		جولائی تا جنوری			
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء*	میں 07ء*	میں 06ء	
-1616	-1325	-7844	-6228	-4903	1۔ تجارتی توازن
1407	412	10985	9578	9166	برآمدات
3023	1737	18829	15806	14069	درآمدات
-1337	-179	-3968	-2631	-2452	2۔ خدمات (خالص)
-177	-161	-1404	-1227	-1066	نقل و حمل
60	-113	-784	-844	-731	سفر
2	-24	26	24	48	مواصلاتی خدمات
8	100	-10	-18	-118	تجارتی خدمات
-12	-7	-86	-74	-67	بیمہ خدمات
-23	-6	-76	-53	-47	مالی خدمات
-6	-8	1	7	15	کمپیوٹر اور معلوماتی خدمات
4	9	-44	-57	-57	رہائشی اور لائسنس فیس
-537	134	-1710	-1173	-1307	دیگر تجارتی خدمات
-1	4	0	1	-3	ذاتی وثائق و تفریحی خدمات
-655	-107	119	774	881	حکومتی خدمات
-723	-33	0	723	756	اس میں نقل و حمل
-126	-553	-2176	-2050	-1497	3۔ آمدنی (خالص)
-127	-553	-2180	-2053	-1500	سرمایہ کاری آمدنی
-140	-544	-1819	-1679	-1135	براہ راست سرمایہ کاری
-43	-101	-398	-355	-254	اس میں: منافع اور منافع منقسمہ
-23	-253	-853	-830	-577	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
0	-32	-118	-118	-86	جزدانی سرمایہ کاری
-19	-65	-130	-111	-46	اس میں: منافع اور منافع منقسمہ
-8	-29	-384	-376	-347	طویل مدتی بیرونی قرضے پر آئی ایم ایف کے چارٹر اور سود
-28	-23	-98	-70	-47	نچی بیرونی قرضے پر سود
50	75	243	193	118	دیگر (خالص)
665	332	6468	5803	5471	4۔ جاری منتقلیاں (خالص)
859	332	6433	5574	5242	نچی منتقلیاں
660	515	3619	2959	2444	کارکنوں کی ترسیلات
243	-244	294	51	295	ایف سی اے۔ مقیم افراد
-20	52	2574	2594	2542	دیگر
-109	-124	1353	1462	1586	اس میں زرمبادلہ کمپنیاں
-194	0	35	229	229	سرکاری منتقلیاں
-2414	-1725	-7520	-5106	-3381	جاری حسابات کا توازن
					* عبوری

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

باس 6.3.1 پاکستانی برآمدات کو امریکی بد حالی سے بہت خطرہ نہیں  
پاکستان کی مجموعی برآمدات میں سے ایک چوتھائی سے زائد  
امریکی منڈی کو جاتی ہے۔ اس صورتحال میں امریکہ کی معاشی  
سرگرمی اور امریکہ کو پاکستان کی برآمدات کے مابین پائے  
جانے والے تعلق کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

**جدول 6.3.1: پاکستان کی کل برآمدات میں امریکہ کو برآمدات کا حصہ (فیصد)**

کل	ٹیکسٹائل، دھاکہ، فیبرکس	ملبوسات اور ادائی اشیا	کل ٹیکسٹائل
2001	22.6	23.1	46.3
2002ء	24.4	25.2	44.0
2003ء	23.1	24.0	42.4
2004ء	23.3	25.6	42.4
2005ء	24.8	29.6	45.4
2006ء	25.7	29.7	47.2

ماخذ: اقوام متحدہ کا مٹریڈ

شکل 6.3.1: امریکی جی ڈی پی اور ٹیکسٹائل درآمدات کی نمو (سہ ماہی حرکت پنڈی اوسط)



تفصیلی اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان کی مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات کا  
ایک تہائی سے زائد امریکی منڈی کو جاتا ہے۔ اس ٹیکسٹائل گروپ میں  
پاکستان کی ایک چوتھائی سے زائد کم اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل، دھاکہ اور کپڑا  
امریکہ بھیجا جاتا ہے، جبکہ پاکستان کے زیادہ اضافہ قدر والے ملبوسات اور  
مشکلاشیا کی تقریباً نصف برآمد امریکہ کو جاتی ہے۔ امریکی منڈی کو یہ مؤثر  
الذکر برآمد نظر رکھتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ امریکی معیشت میں  
حالیہ سست روی سے یہی برآمد متاثر ہوگی بہ نسبت کم اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل  
برآمدات کے، جو زیادہ متنوع ہے۔

پاکستان سے جانے والی ٹیکسٹائل پر امریکی اقتصادی نمو کے ممکنہ اثرات کا  
تجزیہ کرنے سے قبل یہ جاننا مناسب ہوگا کہ آیا امریکی معیشت میں آنے والی  
سست روی کا دنیا بھر سے منگوائی جانے والی مجموعی ٹیکسٹائل کے ساتھ کوئی تعلق  
ہے یا نہیں۔ 1990ء تا 2006ء رجحان کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ  
امریکی اقتصادی نمو اور اس کی ٹیکسٹائل درآمدات میں مثبت طور پر باہم

**جدول 6.3.2: امریکی جی ڈی پی کی نمو سے باہم تعلق (1990 تا 2006ء)**

پاکستان	دنیا
0.33	0.64
0.32	0.64
0.18	0.48

ماخذ: OTEXA

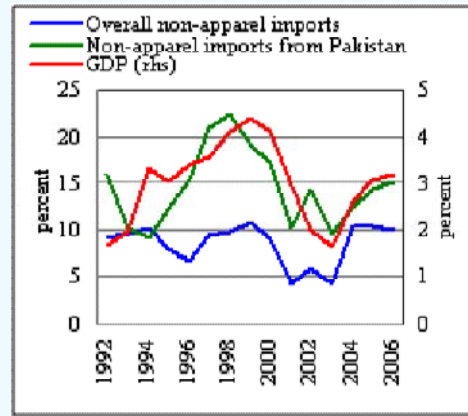
متعلق ہیں (دیکھئے جدول 6.3.2 اور شکل 6.3.1)۔ تاہم یہ  
تعلق زیادہ اضافہ قدر والے ملبوسات کی درآمد کے معاملے  
میں زیادہ مستحکم، اور کم اضافہ قدر والی غیر ملبوساتی درآمد کے  
معاملے میں کم مستحکم ہے (دیکھئے جدول 6.3.2)۔

پاکستان کے معاملے میں امریکی اقتصادی نمو اور پاکستان سے  
ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو اگرچہ مثبت طور پر باہم متعلق ہیں تاہم  
اس تعلق کا وزن (magnitude) بہت معمولی ہے (دیکھئے

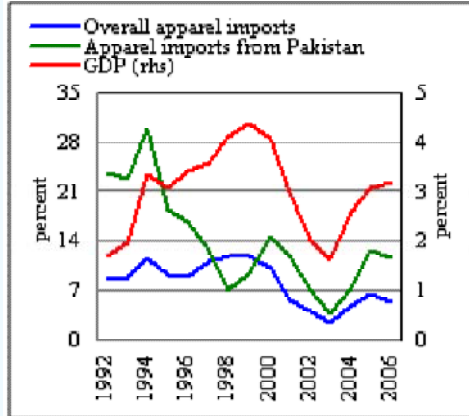
جدول 6.3.2 اور شکل 6.3.2 ب)۔ اس کمزور تعلق کا ایک ممکنہ سبب یہ ہے کہ آمدنی گھٹنے سے امریکی خریدار پاکستان سے آنے والی کم قیمت ٹیکسٹائل مصنوعات کی طرف راغب ہوں گے۔ مزید  
براں، پاکستان کی کم اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل درآمدات کے معاملے میں یہ باہمی تعلق مزید کمزور ہو جاتا ہے۔

چنانچہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ الف) امریکی معیشت میں سست روی کے پاکستان کی امریکہ کو مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات پر اثرات محدود رہیں گے، اور ب) اگر منفی اثرات پڑیں گے بھی تو وہ زیادہ اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل برآمدات کے مقابلے میں کم اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل برآمدات (جو کہ پاکستان کی مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات کا تقریباً 68 فیصد ہیں) پر پڑیں گے۔

شکل 6.3.2 الف: امریکی جی ڈی پی اور غیر ملکی برآمدات کی نمو (سہ ماہی حرکت پندراوسط)



شکل 6.3.2 ب: امریکی جی ڈی پی اور ملکی برآمدات کی نمو (سہ ماہی حرکت پندراوسط)



جدول 6.3: خدمات کے حسابات کا توازن (جولائی تا جنوری)  
ملین امریکی ڈالر

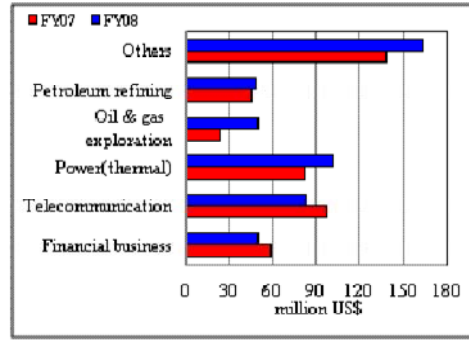
تبدیلی	میں 08ء	میں 07ء	
1۔ نقل و حمل	-177.0	-1227.0	
جس میں: کرایہ	-252.0	-1224.0	
2۔ دیگر تجارتی خدمات	-537.0	-1173.0	
الف) آرکی ٹیکسٹائل، انجینئرنگ، ٹیکنیکل	-30.1	-7.2	
ب) غیر ملکیوں کی ٹیکنیکی فیس	-133.1	-158.3	
3۔ حکومتی خدمات	-655.0	774.0	
جس میں: نقل و حمل	-723.0	723.0	
4۔ دیگر	31.0	-1005.0	
خدمات (خالص)	-1337.0	-2631.0	

### 6.2.3 آمدنی (خالص)

آمدنی حسابات میں خسارے کی صورتحال جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران مزید خراب ہوئی تاہم اضافے کی شرح محض 6.0 فیصد رہی۔ اس کے برعکس گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران اس خسارے میں اضافہ 37.0 فیصد رہا تھا جس کی وجہ خام تیل اور معدنیات کی زیادہ مقدار میں خریداریاں تھیں (دیکھئے جدول 6.2)۔ اس خرابی کی

وضاحت سرمایہ کاری آمدنی کے زیادہ مقدار میں اخراج سے ہوتی ہے کیونکہ جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران سودی آمدنی کی ادائیگیاں (خالص) گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم تھیں۔

شکل 6.5: منافع اور منافع مہتمم کی شعبہ دار ادائیگی (جولائی تا جنوری)



سرمایہ کاری آمدنی کے زیادہ مقدار میں اخراج کی بنیادی وجہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر ہونے والے منافع اور منافع منقسمہ کی بلند مقدار میں واپسی تھی۔ اس واپسی میں بڑا حصہ تیزی سے پھیلنے ہوئے شعبوں یعنی حرارتی بجلی (20.0 فیصد)، ٹیلی مواصلات (16.1 فیصد)، تیل اور گیس کی تلاش (10.0 فیصد) اور مالی کاروبار (10.0 فیصد) کا تھا (دیکھئے شکل 6.5)۔

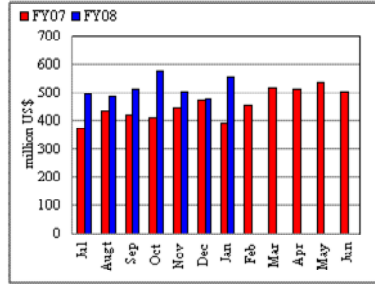
دوسری طرف سود کی کم ادائیگیاں (خالص) تمام کی تمام زرمبادلہ کے ذخائر سے ہونے والی بلند آمدنی سے حاصل ہوئیں (دیکھئے جدول 6.4)۔ تاہم بیرونی واجبات پر سود کی ادائیگیاں غیر ملکی کرنسی امانتوں پر بلند ادائیگیوں کی وجہ

جدول 6.4: سودی ادائیگیوں اور وصولیوں کی تفصیلات (جولائی تا جنوری) ملین امریکی ڈالر

تبدیلی	میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	
	-74	-85	734	660	575	ادائیگیاں (II+I)
	-4	-80	563	559	479	I۔ کل بیرونی قرضہ جات
	13	-53	462	475	422	سرکاری دسرکاری ضمانت شدہ
	-22	-25	377	355	330	طویل مدتی
	4	0	3	7	7	عسکری
	36	-24	62	98	74	یورپانڈرسلوک
	-11	-2	18	7	5	کمرشل قرضے
	6	-2	2	8	6	آئی ڈی بی
	-28	-23	98	70	47	نئی قرضے
	11	-4	3	14	10	آئی ایم ایف
	-70	-5	171	101	96	II۔ بیرونی واجبات
	-48	-7	65	17	10	غیر ملکی کرنسی ڈپازٹس
	2	13	4	6	19	خصوصی ڈالر بانڈ
	-7	5	23	16	21	مرکزی بینک کے ڈپازٹس
	-17	-16	79	62	46	دیگر
	124	101	423	299	198	وصولیاں
	107	96	335	228	132	ذخائر پر سود
	17	5	88	71	66	دیگر
	50	16	311	361	377	کل ادائیگیاں (خالص)

شکل 6.6: کارکنوں کی ترسیلات

سے بڑھ گئیں۔

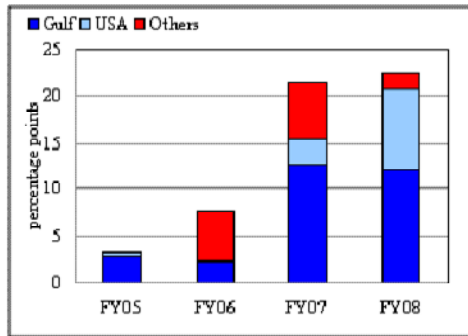


#### 6.2.4 جاری منتقلیاں

جاری منتقلیوں میں جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران 11.5 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کی 6.1 فیصد نمو سے زائد ہے، اس سے نجی منتقلیوں میں مستحکم نمو کا اظہار ہوتا ہے۔ نجی منتقلیوں میں ترسیلات زر کی زبردست نمو کا حصہ سب سے بڑا تھا، ری:یڈنٹ غیر ملکی کرنسی کھاتوں میں بلند آمد رقوم کا نمبر اس کے بعد آتا ہے۔

#### کارکنوں کی ترسیلات

شکل 6.7: ترسیلات میں حصہ (جولائی تا جنوری)



کارکنوں کی ترسیلات مسلسل دوسرے سال بھی مستحکم طریقے سے بڑھتی رہیں۔ جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران ترسیلات میں نمو 22.4 فیصد تک بڑھ گئی، گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران یہ نمو 21.1 فیصد رہی تھی۔ زیادہ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ جولائی تا جنوری م س 2008ء کے پورے عرصے کے دوران یہ ترسیلات م س 2007ء کے مقابل مہینوں سے زائد رہیں (دیکھئے شکل 6.6)۔

زرمبادلہ کی کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں گذشتہ برسوں (م س 2005ء تا 2007ء) کی طرح جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران 67.8 فیصد کی

غیر معمولی نمو پائی گئی۔ اس کے نتیجے میں مجموعی ترسیلات میں زرمبادلہ کی کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات کا حصہ جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران بڑھ کر 23.2 فیصد ہو گیا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران یہ حصہ 17.0 فیصد تھا۔ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں اس مستحکم نمو کے ممکنہ اسباب میں سب سے اہم 'زکو' اور وال اسٹریٹ ایکسچینج کمپنیوں کے نیٹ ورک (ادائیگیوں کے بوتھوں کا قیام اور ویسٹرن یونین کے ساتھ مل کر انتظامات) میں توسیع ہے۔ واضح رہے کہ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی مجموعی ترسیلات میں 50 فیصد سے زائد ان دونوں کمپنیوں سے آتی ہیں۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

رواں سال ترسیلات میں نمو میں زیادہ بڑا حصہ خلیجی ریاستوں اور امریکہ سے آنے والی ترسیلات کا رہا ہے (دیکھئے شکل 6.7)۔ جیسا کہ گذشتہ رپورٹ میں بتایا گیا تھا، خلیجی ریاستوں سے ترسیلات کے بڑے حصے کی آمد کا ممکنہ سبب تیل کی بلند قیمتیں اور تینچا وہاں آنے والی خوش حالی ہے۔ دوسری طرف امریکہ سے ترسیلات کے بڑھتے ہوئے حصے (دیکھئے باکس 6.4) کی وجہ یہ حقیقت ہو سکتی ہے کہ امریکہ میں مقیم پاکستانی تارکین اپنی بچت وہاں پر رکھنا نہیں چاہتے۔

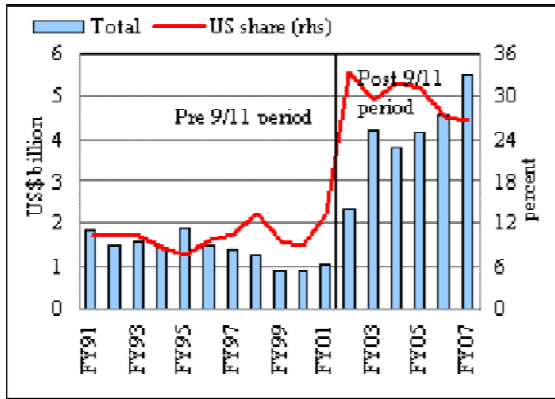
### ریزیڈنٹ غیر ملکی کرنسی کھاتے

غیر ملکی کرنسی کھاتے (رہائشی) میں جولائی تا جنوری 2008ء کے دوران آمد بڑھ کر 294 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے کے دوران یہ رقم 51 ملین ڈالر رہی تھی۔ اس اضافے کی جزوی وجہ ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی ہو سکتی ہے، جس سے یہ امانتیں خوب بڑھ گئیں (دیکھئے شکل 6.8)۔ اس کے علاوہ بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قیمت گرنے سے بھی ممکن ہے کہ غیر ملکی کرنسی کھاتے (رہائشی) کی ڈالر کی قدر میں زیر نظر عرصے کے دوران اضافہ ہو گیا ہو۔

### باکس 6.4 امریکہ کی اقتصادی مواد پاکستان کو ترسیلات زر

حالیہ برسوں میں بالخصوص نائن الیون کے بعد تارکین کی طرف سے پاکستان کو ترسیلات زر میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ مذکورہ عرصے میں پاکستان کی طرف ترسیلات کے بہاؤ کا ایک بڑا منبع بن کر سامنے آیا (دیکھئے شکل 6.4.1)۔ پاکستان کو آنے والی مجموعی ترسیلات زر میں امریکہ کا حصہ مالی سال 1991ء سے مالی سال 2001ء کے دوران اوسطاً 10.1 فیصد تھا جو کہ مالی سال 2002ء سے مالی سال 2007ء کے دوران اوسطاً بڑھ کر تقریباً 30.0 فیصد ہو گیا۔ تبدیلی کے اس رجحان سے پاکستان کی نظروں میں امریکہ کی اقتصادی صورتحال کی اہمیت بڑھ گئی ہے تاکہ وہاں سے ترسیلات زر کی آمد مستحکم طریقے سے برقرار رہے۔

### شکل 6.4.1: پاکستان کی مجموعی ترسیلات میں امریکہ کا حصہ



امریکی معیشت میں بدحالی آنے کے بعد بہتر معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کی اقتصادی نمو کے پاکستان کو ترسیلات زر پر پڑنے والے اثرات کا تجزیہ کیا جائے۔ رجحان کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ کی جی ڈی پی نمو اور پاکستان کو ترسیلات زر کی نمو کا باہمی تعلق بہت کمزور ہے (دیکھئے شکل 6.4.2)۔ اس باہمی تعلق کا کمزور ہونا ہرگز باعث تعجب نہیں کیونکہ دیگر ملکوں کو جانے والی ترسیلات کے تجزیے سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے، مثلاً Lianos (1997) نے یونان کو جانے والی ترسیلات کا تجزیہ کیا، Sayan (2004) نے ترکی کو جانے والی اور Shaun K. Roache & Ewa Gradzka (2007) نے لاطینی امریکہ کو جانے والی ترسیلات کے تجزیے سے بھی یہی نتائج اخذ کیے۔

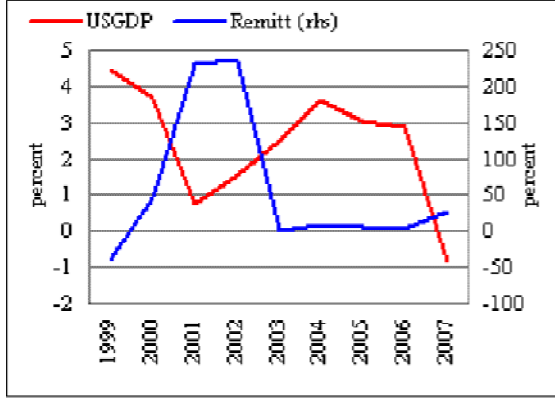
ترسیلات زر کے موضوع پر کتابوں میں ترسیلات اور میزبان ملک کی اقتصادی سرگرمی کے مابین غیر موجود یا کمزور تعلق کے حوالے سے حقائق کا انبار پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر میزبان ملک میں اقتصادی بدحالی کے زمانے میں تارکین جس طرح چیزوں کا استعمال کم کر دیتے ہیں اسی طرح وہ آمدنی میں آنے والے اتار چڑھاؤ سے ترسیلات کو کم سے کم متاثر کرنے اور ان کا بہاؤ برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسرے، معمولی درجے کے تارکین ملنے والے معاوضے کے مقابلے میں زیادہ اہمیت برسر روزگار رہنے کو دیتے ہیں، چنانچہ ان کے ہیروزگار ہونے کا

امکان کم ہو جاتا ہے۔<sup>10</sup> تیسرے، ترسیلات کے بہاؤ کا ذریعہ جو عموماً غیر

رہی ہوتا ہے، ان حالات میں تبدیل ہو جاتا ہے اور رکی ذرائع اختیار کر لیے جاتے ہیں جس سے، میزبان ملک کی آمدنی میں تغیر کے باوجود، ترسیلات کا بہاؤ بڑھ جاتا ہے۔<sup>11</sup> ترسیلات کے بہاؤ پر اثر انداز ہونے والے دیگر عوامل میں آبائی وطن کی آمدنی، تارکین کا سماجی رتبہ، تارکین کی اپنے اہل خانہ کے ساتھ تعلق کی نوعیت، میزبان ملک میں گزاری ہوئی مدت اور تارکین کی مجموعی تعداد شامل ہیں۔

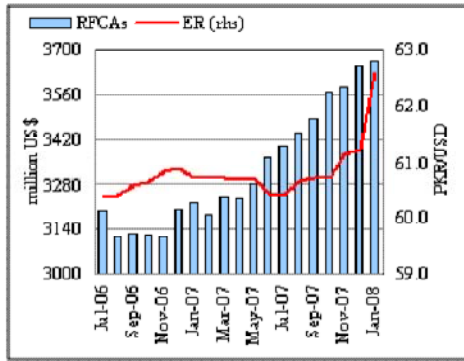
حوالہ جات

Lianos, Theodore P. (1997), "Factors Determining Migrant Remittances: The Case of Greece", *International Migration Review*, Vol 31, No. 1. (Spring, 1997), pp. 72-87



### 6.3 مالی کھاتے

شکل 6.8: شرح مبادلہ اور بیلنٹ غیر ملکی کرنسی کھاتے



گذشتہ دو سال سے جولائی تا جنوری عرصے میں مالی کھاتوں میں فاضل رقم کی آمد تیزی سے بڑھتی رہی تھی تاہم جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران اس میں خاصی کمی آئی (دیکھئے شکل 6.9)۔ مالی کھاتوں میں فاضل رقم میں آنے والی اس کمی کا سبب مکمل طور پر جزدانی سرمایہ کاری میں ہونے والی نمایاں کمی ہے۔ اس کے برعکس براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور دیگر نوع کی سرمایہ کاریاں جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران خاصی رفتار سے بڑھتی رہیں (دیکھئے جدول 6.5)۔

مالی رقوم کی خالص آمد کی تفصیلات بھی گذشتہ دو برسوں کے مقابلے میں نمایاں رد و بدل سے دوچار ہوئیں۔ گذشتہ برسوں کے برعکس جب زیادہ تر سرمایہ انکیوٹیٹ سمسکات اور رعایتی قرضے (concessional debt) سے حاصل ہوتا تھا، رواں سال زیادہ تر سرمایہ قرض بڑھانے والی رقوم

<sup>10</sup> واقعاتی ثبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں تقریباً 40 فیصد پاکستانی تارکین معمولی نوعیت کی ملازم کر رہے ہیں۔

<sup>11</sup> مثال کے طور پر نائن الیون کے بعد ہنڈی کے ذریعے رقوم کی منتقلی پہلے بھی آسان نہ رہنے کی وجہ سے پاکستانی تارکین میں ترسیلات غیر رسمی طریقوں کی بجائے رکی ذریعے سے بھیجنے کا رجحان پیدا ہوا۔



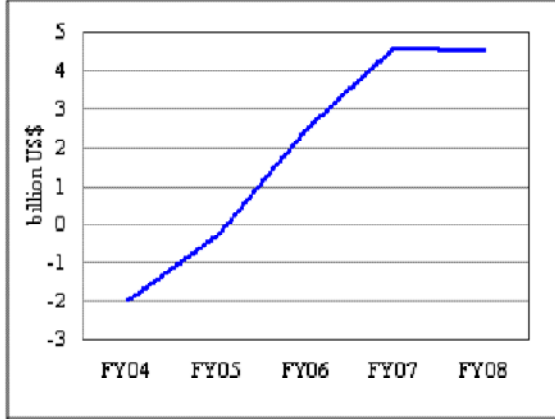
پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.5: مالی کھاتہ ملین امریکی ڈالر					
سال بسال تبدیلی		جولائی تا جنوری			
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء*	میں 07ء	میں 06ء	
-95	2141	4502	4597	2456	مالی کھاتہ (خالص)
14	-30	-35	-49	-19	براہ سرمایہ کاری بیرون ملک
202	852	2298	2096	1244	براہ راست سرمایہ کاری پاکستان
134	654	1719	1585	931	ایکویٹی سرمایہ
71	195	579	508	313	نوسر سرمایہ کاری آمدنی
-1372	1059	-2	1370	311	جزدانی سرمایہ کاری
-1251	813	-24	1227	414	ایکویٹی تسکات
-121	246	22.0	143	-103	قرضہ تسکات
-1156	1881	2261	3417	1536	خالص بیرونی سرمایہ کاری
1017	297	2136	1119	822	دیگر سرمایہ کاری
497	-343	527	30	373	اثاثے
-81	29	-225	-144	-173	1۔ واجب الادا برآمدی بلز (برآمد کنندگان)
25	51	138	113	62	2۔ واجب الادا برآمدی بلز (ذاتی ایم پیز)
554	-423	614	60	483	3۔ کرنسی اور ڈپازٹس
552	-477	529	-23	454	جس میں: بینک
520	640	1609	1089	449	واجبات
136	325	793	657	332	غیر ملکی طویل مدتی حکومتی قرضے (خالص)
106	156	602	496	340	منصوبہ جاتی قرضے
84	101	776	692	591	غیر منصوبہ جاتی قرضے
54	-69	585	531	600	قسط وار واپسی
-64	219	127	191	-28	2۔ نئی قرضے
-119	235	282	401	166	جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے
-55	16	155	210	194	فراہم کنندگان کے قرضوں کی واپسی
525	3	467	-58	-61	3۔ قلیل مدتی (سرمایہ کاری)
409	3	467	58	55	جس میں: آئی ڈی بی (خالص)
145	-132	328	183	315	4۔ کرنسی اور ڈپازٹس
-178	188	-1	177	-11	دیگر واجبات

\* عبوری

(debt creating flows) کی صورت میں ملا (دیکھئے شکل 6.10)۔ مثال کے طور پر جولائی تا جنوری میں 2008ء کے دوران حکومت نے 508 ملین ڈالر کا مختصر مدتی قرضہ اسلامی ترقیاتی بینک (جو کہ نسبتاً مہنگا ذریعہ ہے) سے لیا جبکہ گزشتہ دو برسوں کے اسی عرصے کے دوران لی جانے والی مجموعی رقم 394 ملین ڈالر ہے۔ جاری حسابات کے خسارے میں مسلسل اضافہ اور مالی رقوم کی خالص آمد کے اجزائے ترکیبی میں ظاہر ہونے والا رجحان بالخصوص مختصر مدتی قرضے پر زیادہ بھروسہ تشویش ناک ہے۔

شکل 6.9: مالی کھاتے کا توازن (جولائی تا جنوری)



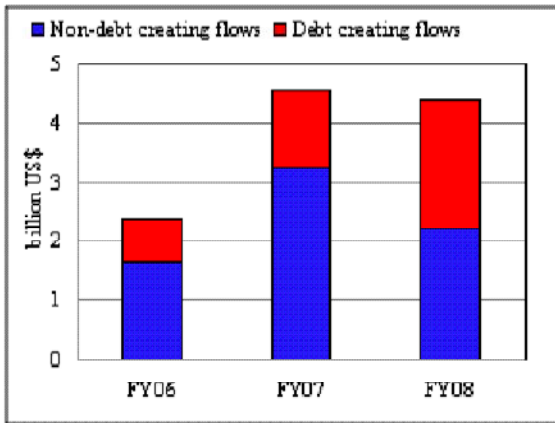
### 6.3.1 خالص غیر ملکی سرمایہ کاری

جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران خالص غیر ملکی سرمایہ کاری میں 33.8 فیصد کی آگئی جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے کے دوران اس میں 122.4 فیصد کی غیر معمولی نمو پائی گئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ نجی اور سرکاری دونوں شعبوں میں جز دانی سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی تھی (دیکھئے جدول 6.6)۔

### براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

رجحان کے عین مطابق براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں مسلسل چوتھے سال بھی دو ہندسی نمو پائی گئی۔ تاہم جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران 9.6 فیصد نمو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں ہونے والی 68.5 فیصد کی غیر معمولی نمو سے خاصی کم رہی۔

شکل 6.10: جاری حسابات کے خسارے کی مالکاری کے ذرائع (جولائی تا جنوری)



یہ بات قابل ذکر ہے کہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کا بہاؤ روایتی طور پر تیل پر تیل پیدا کرنے والے شعبوں کی طرف رہا ہے تاہم اب یہ بہاؤ کسی حد تک تقسیم ہو گیا ہے۔<sup>12</sup> ٹیلی مواصلات اور مالی شعبوں کو گزشتہ چار پانچ برس میں پھلنے پھولنے کی جو آزادی ملی اس نے غیر ملکی رقوم کو ان شعبوں کی طرف راغب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ بالخصوص ٹیلی مواصلات کے شعبے کا حصہ جو جولائی تا جنوری م س 2004ء کے دوران محض 3.0 فیصد تھا، بڑھ کر جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران 32.6 فیصد ہو گیا، جبکہ مجموعی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں مالی شعبے کا حصہ جولائی تا جنوری م س 2004ء کے 10.1 فیصد سے بڑھ کر جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران 17.2 فیصد ہو گیا (دیکھئے شکل 6.11)۔

<sup>12</sup> جولائی تا دسمبر مالی سال 2002ء اور جولائی تا دسمبر م س 2004ء کے دوران تیل اور گیس کی تلاش کے شعبے کا مجموعی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں حصہ تقریباً 31 فیصد تھا جو کہ جولائی تا دسمبر م س 2008ء کے دوران کم ہو کر 16.0 فیصد ہو گیا۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.6: پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی خالص آمد (جولائی تا جنوری)

ملین امریکی ڈالر

میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء
1658	2493	2192
1244	2096	2298
255	133.2	133.2
414	687	-24
414	489	-24
0	150	90.5
0	198	0
-103	683	22
-103	683	22
0	738	0
0	738	0
-103	-55	22
1536	3417	2261

\* خصوصی ڈالر بانڈ، ایف ای بی سی، ڈی بی سی، بی بی اور پی آئی بلز کی خالص خرید و فروخت

ان دو شعبوں میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری نے صارفین کے مفاد میں مسابقتی ماحول پیدا کیا اور انہیں انواع و اقسام کی مصنوعات کم قیمت پر دستیاب ہوئیں۔ اس کے علاوہ ان شعبوں میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی وجہ سے ہونے والی مستحکم نمونے خدمات میں توسیع کے ذریعے جی ڈی پی کی مجموعی نمو میں نمایاں حصہ ڈالا۔

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی نقد اور نو سرمایہ کاری آمدنی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی مجموعی نمو میں ان دونوں نے مثبت طور پر حصہ لیا (دیکھئے جدول 6.7)۔ نو سرمایہ کاری

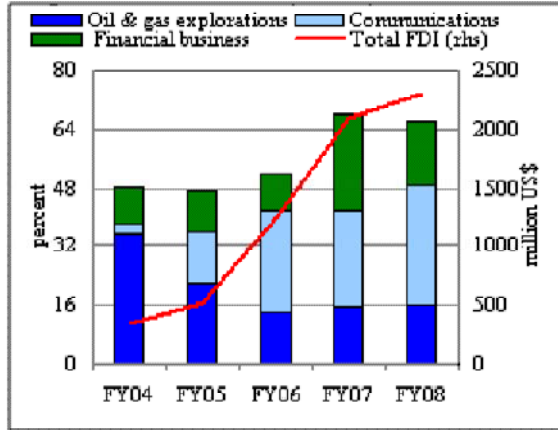
جدول 6.7: شعبہ دار ہر دونوں براہ راست سرمایہ کاری (جولائی تا جنوری)

ملین امریکی ڈالر

نقد	نوسرمایہ کاری آمدنی	میں 07ء	نقد	نوسرمایہ کاری آمدنی	میں 08ء
10.1	28.6	18.6	27.4	25.5	52.9
9.2	57.4	66.6	9.8	39.4	49.1
255.5	74.5	329.9	245.1	122.5	367.6
1.1	12.5	13.7	58.3	24.6	82.9
94.5	11.6	106.1	83.5	27.9	111.4
472.0	40.2	512.3	614.9	51.0	665.8
420.2	133.4	553.6	239.3	187.9	427.3
50.9	1.5	52.4	59.6	2.5	62.1
292.0	150.9	442.9	380.9	98.2	479.2
1585.3	510.7	2096.0	1718.8	579.5	2298.3

آمدنی میں اضافہ ریکارڈ کرنے والے بڑے شعبے ٹیلی مواصلات، مالی کاروبار، تیل اور گیس کی تلاش، تجارت اور سیمنٹ کے ہیں۔ بڑی مقدار میں نو سرمایہ کاری آمدنی سے ان شعبوں کی نفع آوری کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ غیر ملکیوں کی طرف سے نو سرمایہ کاری آمدنی میں اضافے کا یہ مطلب بھی لیا جاسکتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار پاکستانی معیشت کے حوالے سے وسیع تناظر میں مثبت رائے رکھتے ہیں۔

شکل 6.11: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں حصہ (جولائی تا جنوری)

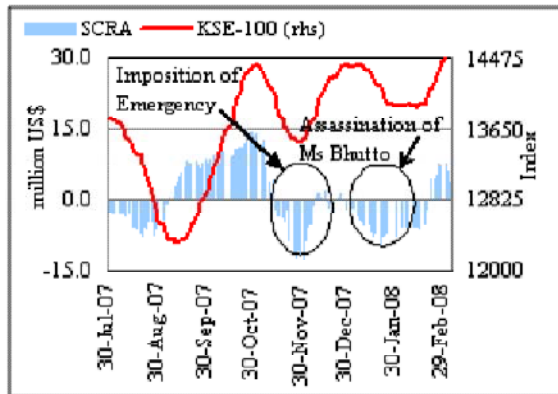


### جزدانی سرمایہ کاری

گذشتہ سال کی شاندار کارکردگی کے بالکل برعکس جولائی تا جنوری مہ 2008ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری سے رقوم کا خالص اخراج عمل میں آیا (دیکھئے جدول 6.6)۔ اس خراب کارکردگی کی دو وجوہات ہیں: عالمی امانتی وصولیوں کا نسبتاً کم اجرا، قرضہ تمسکات اور ایکویٹی اور معینہ آمدنی منڈی (fixed income market) سے رقوم کا اخراج۔ یہ مایوس کن صورتحال پیدا کرنے میں عالمی مالی بحران اور ملک میں سیاسی افراتفری کا بھی بڑا کردار ہے جس کی وجہ سے ایک طرف تو عالمی سرمایہ منڈی سے فنڈز کا حصول مہنگا سودا بن گیا اور دوسری طرف ایکویٹی منڈی سے سرمایہ فرار ہو گیا۔ اس کے نتیجے

میں جولائی تا جنوری مہ 2008ء کے دوران پاکستان یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی جی ڈی آر سے صرف 90.5 ملین ڈالر وصول کر سکا۔ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران تیل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن (اوجی ڈی سی) کی جی ڈی آر سے 738 ملین ڈالر اور ایم سی بی بینک کی جی ڈی آر سے 150 ملین ڈالر وصول ہوئے تھے۔<sup>13</sup> اسی طرح قرضہ تمسکات میں جولائی تا جنوری مہ 2008ء کے دوران (ٹی بلز اور پی آئی بیز میں) 22.0 ملین ڈالر کی محدود آمد ہوئی۔ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران موبی لنک کی طرف سے میعاد کی مالکاری سرٹیفکیٹ کے اجرا سے 50 ملین ڈالر اور بین الاقوامی بانڈ کے اجرا سے 250 ملین ڈالر وصول ہوئے تھے۔<sup>14</sup>

شکل 6.12: روپے کے بدل پز خصوصی کھاتے میں رقوم کا بہاؤ (خالص) اور کے ایس ای 100 اشاریہ (30 روزہ حرکت پز اوسط)



ایکویٹی منڈی سے سرمائے کا اخراج ”روپے کے بدل پز خصوصی کھاتے“ (Special Convertible Rupee Account) کی پوزیشن سے ظاہر ہے (دیکھئے شکل 6.12)۔ ایس سی آر اے سے خالص اخراج ان دنوں میں زیادہ ہوا جن دنوں سیاسی بے یقینی کے بادل زیادہ گہرے تھے، مثلاً ہنگامی حالت کا نفاذ اور

<sup>13</sup> جون مہ 07ء میں یونائیٹڈ بینک نے 65 کروڑ ڈالر کی عالمی امانتی وصولیوں کا اجرا کیا۔ تاہم آمدنی کا کچھ حصہ (9 کروڑ 5 لاکھ ڈالر) جولائی مہ 08ء میں وصول ہوگا۔  
<sup>14</sup> 25 کروڑ ڈالر کے ٹی بانڈ میں سے ایک کروڑ ایک لاکھ ڈالر کے بانڈ کٹنی کے قرضوں کی ادائیگی میں استعمال کیے گئے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

محترمہ بینظیر بھٹو کا قتل - یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ ایس سی آر اے کی پوزیشن فروری م س 2008ء میں بہتر ہو گئی، جیسا کہ اس ماہ 169.4 ملین ڈالر کی خالص آمد سے ظاہر ہے۔

تاہم پرامن اور شفاف انتخابات سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد کسی حد تک بحال ہونے کا امکان ہے۔ کراچی اسٹاک ایکسچینج کے اشاریے کا اس پیش رفت پر مثبت رد عمل سامنے آیا ہے۔ مزید برآں، حالیہ عالمی بحران میں پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ نے نسبتاً استحکام کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ پاکستان کی ایکویٹی میں غیر ملکی سرمایہ کار اپنے خطرات کو متنوع بنانے کے لیے سرمایہ کاری کرنا چاہیں گے (بشرطیکہ نئی حکومت معیشت کے استحکام پر توجہ دے)۔

### 6.3.2 واجب الادا برآمدی بلز

برآمد کنندگان اور کمرشل بینکوں کے ذمے واجب الادا برآمدی بلز میں جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران 87 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران یہ 31 ملین ڈالر تک رہا تھا۔ گزشتہ سال کی طرح جولائی تا جنوری م س 2008ء میں واجب الادا برآمدی بلز میں ہونے والا تقریباً تمام اضافہ برآمد کنندگان کی وجہ سے ہوا کیونکہ کمرشل بینکوں کے واجب الادا بلز میں کمی واقع ہو گئی تھی۔

یہاں یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ برآمد کنندگان کے ذمے واجب الادا داخل برآمدی بلز (225 ملین ڈالر) کا تین چوتھائی (180 ملین ڈالر) سے زائد اضافہ نومبر تا جنوری م س 2008ء کے دوران ہوا ہے۔ اس کا اہم سبب برآمد کنندگان کی جانب سے شرح مبادلہ کی تخفیف قدر کے متعلق توقعات ہیں۔

دوسری جانب کمرشل بینکوں کے ذمے واجب الادا برآمدی بلز میں جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران 138 ملین ڈالر کی کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران یہ 113 ملین ڈالر تک گھٹ گئے تھے۔

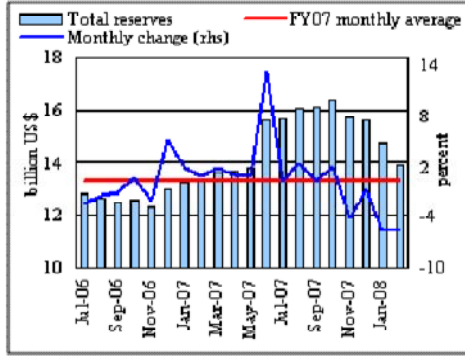
### 6.3.3 کرنسی اور مانتیں

جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران بینکوں کے FE-25 نوٹرو میں 529 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں ان میں 23 ملین ڈالر کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ FE-25 نوٹرو میں کمی سے اس عرصے کے دوران FE-25 قرضوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

### 6.3.4 طویل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضوں سے خالص آمد سرمایہ بڑھ کر 793 ملین ڈالر ہو گیا جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 657 ملین ڈالر رہا تھا۔ آمد سرمایہ میں یہ اضافہ عالمی بینک برائے تعمیر نو و ترقی کی جانب سے 133 ملین ڈالر کے قرضہ جات کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔

شکل 6.13: زرمبادلہ کے ذخائر



### 6.3.5 قلیل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران قلیل مدتی سرکاری قرضے خاطر خواہ اضافے کے بعد بڑھ کر 467 ملین ڈالر ہو گئے ہیں جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 58 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔ خالص بیرونی سرمائے میں ہونے والا تمام اضافہ اسلامی ترقیاتی بینک کی جانب سے دیئے گئے 467 ملین ڈالر قرضے کے باعث ہوا۔

### 6.4 زرمبادلہ کے ذخائر

جولائی تا فروری م س 2008ء کے دوران پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی تبدیلیوں کی عکاسی ملک کے جاری حسابات خسارے کے بڑھنے سے بھی ہوتی ہے۔ پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر جون 2007ء کے اختتام تک 15.6 ارب ڈالر تھے جو کہ فروری 2008ء کے اختتام تک کم ہو کر 14.1 ارب ڈالر ہو گئے۔ اس مدت کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کارجان پائیدار نہیں رہا۔ جولائی تا اکتوبر میں جاری حسابات کے موافق خسارے اور پروگرام قرضوں کے حصول کی وجہ سے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 16.5 ارب ڈالر ہو گئے تھے جو کہ تاریخ کی بلند ترین سطح ہے۔ تاہم اس کے بعد ملکی حالات اور تجارتی خسارے میں تیزی سے اضافے کے باعث زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی واقع ہو گئی۔

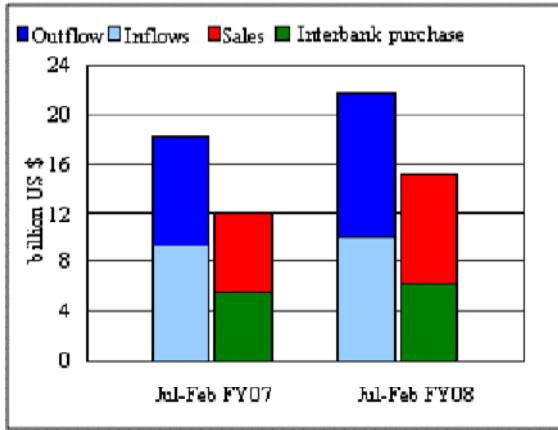
اگرچہ ملک کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں نومبر کے بعد سے مسلسل کمی ہو رہی ہے اور یہ 14.1 ارب ڈالر ہو گئے ہیں تاہم یہ اب بھی مالی سال 2007ء میں غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی اوسط سطح سے زیادہ ہیں (دیکھئے شکل 6.13)۔

جولائی تا فروری م س 2008ء کے دوران مجموعی ذخائر میں کمی کی وجہ اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کے ذخائر کا گھٹنا ہے۔ گزشتہ تین ماہ کے دوران ذخائر میں کمی کی وجوہات میں تجارتی خسارے کے بڑھنے کی وجہ سے جاری حسابات کے خسارے میں ہونے والا اضافہ، 3 نومبر 2007ء کے بعد رونما ہونے والے واقعات کے باعث ایسی سی آراے کھاتوں کے ذریعے جز دانی سرمائے کا اخراج اور درآمد کنندگان و برآمد کنندگان کو دیئے گئے غیر ملکی کرنسی کے قرضوں میں اضافہ شامل ہیں۔

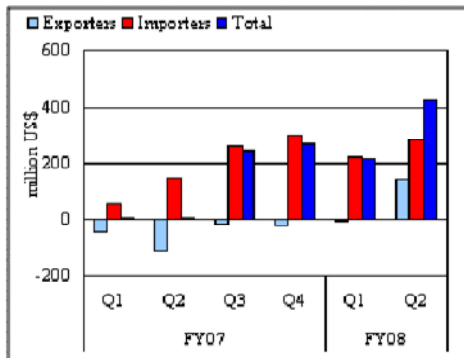
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر<sup>15</sup> مجموعی ذخائر کے متوازی رہے اور جولائی تا اکتوبر م س 2008ء کے دوران ان میں 0.9 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا ہے جبکہ نومبر تا فروری میں 2.3 ارب ڈالر کی کمی ہوئی ہے۔ اگرچہ پروگرام قرضوں اور بین البینک خریداریوں کے باعث آمد سرمایہ کی پوزیشن

<sup>15</sup> ماسوائے مطلوبہ نقد محفوظ کے۔

شکل 6.14: اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں تبدیلی کے اسباب



شکل 6.15: زرمبادلہ میں مجموعی قرض کاری



مستحکم رہی تاہم اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں اس مدت کے دوران 16.3 فیصد کی تخفیف کا اہم سبب تیل کی ادائیگیوں<sup>16</sup> کی وجہ سے بھاری مقدار میں سرمائے کا اخراج اور عدم استحکام دور کرنے کے لیے منڈی میں مرکزی بینک کی براہ راست مداخلت ہے (دیکھئے شکل 6.14)۔ منڈی میں مداخلت کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے غیر ملکی کرنسی کی امانتوں پر خصوصی مطلوبہ نقد محفوظ کو 15 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا۔ اس اقدام کا مقصد غیر ملکی زرمبادلہ کی منڈی کو سیالیت کی فراہمی میں آسانی پیدا کرنا تھا۔<sup>17</sup>

جولائی تا فروری م س 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر بھی 144.2 ملین ڈالر کی کمی کے بعد 2.2 ارب ڈالر ہو گئے یہ اختتام جون 2007ء تک 2.3 ارب ڈالر تک تھے۔ جولائی تا اکتوبر م س 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں سے 100 ملین ڈالر کے زرمبادلہ کا اخراج ہوا۔ اس کی بنیادی وجہ اگست میں اگست میں جزدانی سرمائے کا اخراج ہے۔<sup>18</sup> مذکورہ مدت کے دوران درآمد کنندگان کی جانب سے غیر ملکی زرمبادلہ کے قرضوں کے استعمال میں اضافے کی وجہ سے بھی کمرشل بینکوں کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ نومبر تا فروری 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی ہوئی۔ تاہم یہ نومبر سے پہلے کی بہ نسبت سست روی کا شکار رہے اور جزدانی

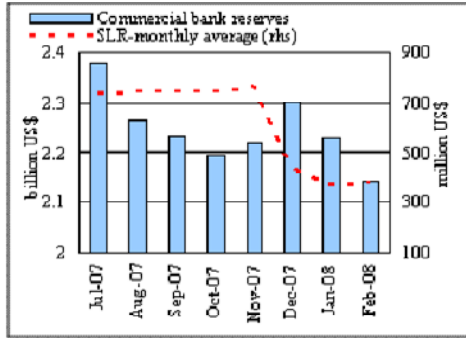
سرمائے کے اخراج، جاری حسابات کے خسارے کے مسلسل بڑھنے اور درآمد کنندگان دونوں کی جانب سے غیر ملکی کرنسی کے قرضہ جات کی بلند سطح کے باوجود ان میں صرف 44.2 ملین ڈالر کی کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.15)۔ جدولی بینکوں کے ذخائر میں ہونے والی کمی کو غیر ملکی

<sup>16</sup> اسٹیٹ بینک کی طرف سے فرنس آئل کی درآمدی مدد واپس لیے جانے کے باوجود آئل کی امدادی رقم تقریباً پہلے ہی جیسی رہی اگرچہ معمولی سی کی آئی جس کا بنیادی سبب تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ تھا جس سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں جولائی تا دسمبر 2007ء کے دوران 0.4 فیصد کمی آئی۔

<sup>17</sup> 2007ء کے بی ایس ڈی سرکولر نمبر 09 کے مطابق یہ منڈی کو سیالیت فراہم کرنے کے لیے ایک عارضی انتظام ہے۔

<sup>18</sup> اگست کے دوران کمرشل بینک کے ذخائر میں 112 ملین ڈالر کی کمی آگئی۔

شکل 6.16: لازمی شرح سیالیت میں کمی اور بینک کے ذخائر



زرمبادلہ کی منڈی میں اسٹیٹ بینک کی مداخلت اور ایس سی آر میں نرمی کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے (دیکھئے شکل 6.16)۔

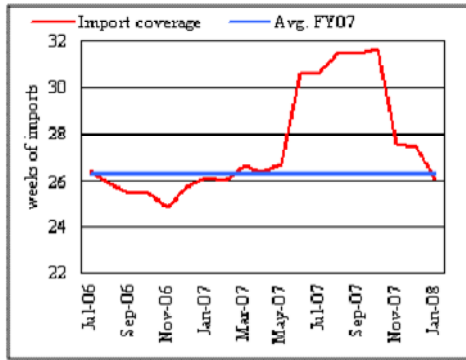
#### 6.4.1 زرمبادلہ کی موزونیت

کسی بھی ملک کے بیرونی شعبے کی پائیداری کے لیے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی موزوں سطح ضروری ہے تاہم یہ پائیداری کے لیے واحد شرط نہیں ہے۔ غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی موزوں سطح کو بیرونی ادائیگیوں کے لیے معیشت کی صلاحیت کا اظہار یہ سمجھا جاتا ہے۔ زرمبادلہ

کے ذخائر کی موزونیت کو جانچنے کے لیے زیادہ تر (1) درآمدی ہفتے کی ادائیگیوں کے تناسب (2) ذخائر اور قلیل مدتی قرضہ جاتی واجبات کے پیمانوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی تخفیف کے ساتھ ساتھ درآمدات بھی بڑھ گئیں، جس کے نتیجے میں پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر کی موزونیت فروری 2008ء<sup>19</sup> میں 24.8 ہفتے رہ گئی جبکہ اکتوبر 2007ء میں یہ 31.7 ہفتے کی بلند ترین سطح پر تھی۔ تیزی سے کمی کے باعث یہ تناسب مئی 2007ء کی اوسط سطح سے بھی نیچے آ گیا ہے (دیکھئے شکل 6.17)۔

اگر غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر اور قلیل مدتی قرضہ جاتی واجبات کے تناسب کے پیمانے کو استعمال کیا جائے تو جولائی تا دسمبر مئی 2008ء کے دوران اس تناسب میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.18)۔

شکل 6.17: زرمبادلہ کی موزونیت



اس اضافے کی اہم وجوہات میں گزشتہ دو سہ ماہیوں میں قلیل مدتی قرضوں کی ادائیگیوں میں اضافہ اور غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی کمی شامل ہیں۔<sup>20</sup>

#### 6.5 شرح مبادلہ

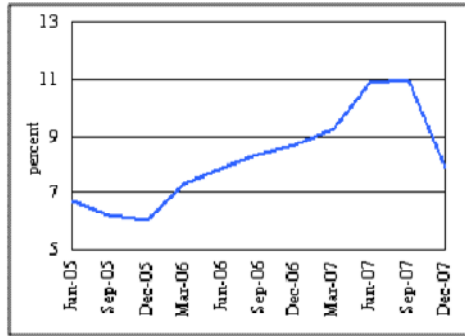
جولائی تا فروری مئی 2008ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 3.5 فیصد کمی ہوئی ہے۔ روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں تغیر پذیری اور زرمبادلہ کے ذخائر دونوں یکساں رجحان کے حامل ہیں۔ رواں مالی سال کے ابتدائی چار مہینوں کے

<sup>19</sup> تناسب کا تخمینہ 12 ماہی حرکت پذیر درآمدات کو دیکھتے ہوئے لگایا جاتا ہے۔

<sup>20</sup> بیرونی قرضے کے بارے میں اعداد و شمار صرف سہ ماہی بنیاد پر دستیاب ہیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار دسمبر 2007ء کے ہیں۔

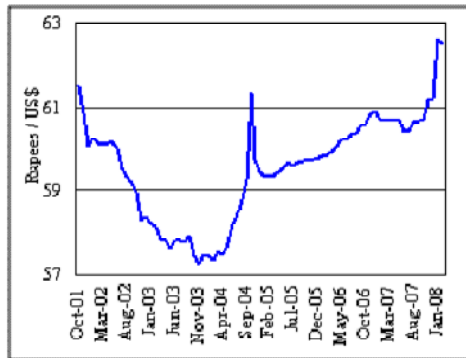


شکل 6.18: ذخائر اور قلیل مدتی قرضہ جات و واجبات کا تناسب



دوران پاکستانی روپیہ ڈالر کے مقابلے میں مستحکم رہا۔ اس کے برعکس نومبر تا فروری م س 2008ء میں روپے کی قدر میں 3 فیصد کمی ہوئی (دیکھئے شکل 6.19)۔ بالخصوص دسمبر 2007ء کے وسط اور اس کے بعد شرح مبادلہ میں خاصی تغیر پذیری دیکھی گئی۔ اس کی وجہ اکتوبر 2007ء کے بعد غیر ملکی زرمبادلہ کی منڈی پر آنے والا دباؤ ہے۔<sup>21</sup> اس صورتحال کے باعث اسٹیٹ بینک کو منڈی میں جارحانہ مداخلت کرنا پڑی تاکہ شرح مبادلہ کے عدم استحکام کو ایک خاص حد تک رکھا جاسکے تاہم اس کا مقصد امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی تخفیف کو روکنا نہیں تھا۔

شکل 6.19: شرح مبادلہ کا رجحان



روپے کی قدر میں کمی کا بڑا سبب ملک کی ابتر اقتصادی اور سیاسی صورتحال ہے تاہم غیر ملکی زرمبادلہ کی منڈی میں سٹ بازوں نے بھی اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ حقیقت مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی میں غیر ملکی کرنسی کی امانتوں اور واجب الادا برآمدی بلز میں اضافے سے بھی عیاں ہے۔ انتخابات کے پرامن انعقاد کے بعد پاکستانی روپے کی قدر کے استحکام سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ سٹے باز فوری نفع کے حصول کے لیے کرنسی کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کر رہے تھے۔ اسٹیٹ بینک کو انتخابات کے فوراً بعد 19 فروری کو روپے کی قدر میں

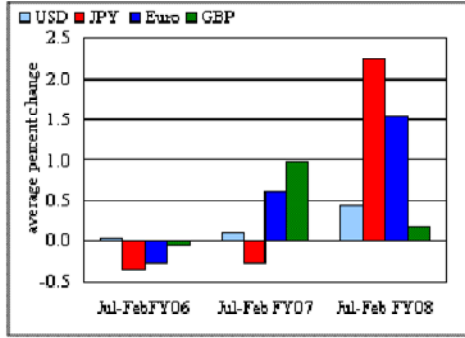
اضافے کو قابو میں رکھنے کے لیے منڈی میں مداخلت کرنا پڑی۔ زرمبادلہ کے ذخائر کی مستحکم سطح اور اس کے منڈی میں استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے فوری اقدامات کے نتیجے میں روپے کی قدر میں ہونے والی مسلسل کمی کو قابو کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

آئندہ مہینوں کے دوران ملک میں متوقع براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری<sup>22</sup> کے علاوہ رواں مالی سال کے دوران یورو بانڈ اور عالمی امانتی

<sup>21</sup> روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ کا ماہانہ معیاری آخری اعداد دسمبر 2007ء اور جنوری 2008ء کے دوران بالترتیب 21.7 فیصد اور 22 فیصد تھا۔

<sup>22</sup> متوقع بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں عمان ٹیل کی جانب سے ورلڈ کال ٹیلی کام کی 19 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کی خریداری سے ہونے والی سرمایہ کاری بھی شامل ہے۔

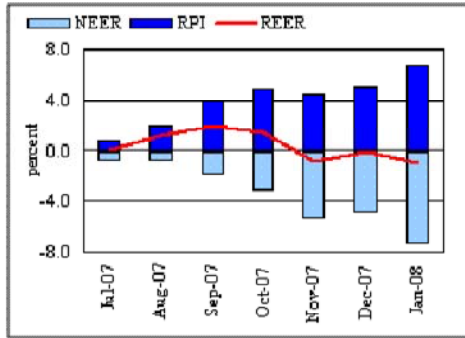
شکل 6.20: اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تبدیلی



وصولیوں<sup>23</sup> کے اجرا سے ہونے والی آمدنی سے بھی شرح مبادلہ کو مستحکم رکھنے میں مدد ملے گی۔ یہ تمام عوامل شرح مبادلہ کو مستحکم کرنے میں مدد دیں گے۔ جس سے برآمد کنندگان اور دیگر کو زرعات رکھنے اور درآمد کنندگان کی زیادہ خریداری کی حوصلہ شکنی ہوگی۔

دیگر عالمی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں تخفیف بھی روپے کی قدر میں مزید کمی کا باعث بنی ہے۔ جولائی تا فروری م س 2008ء کے دوران جاپانی ین کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اوسطاً 2.3 فیصد ماہانہ، یورو 1.53 فیصد اور پاؤنڈ اسٹرلنگ کے مقابلے میں 0.18 فیصد کی تخفیف ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.20)۔

شکل 6.21: موثر شرح مبادلہ میں مجموعی تبدیلیاں



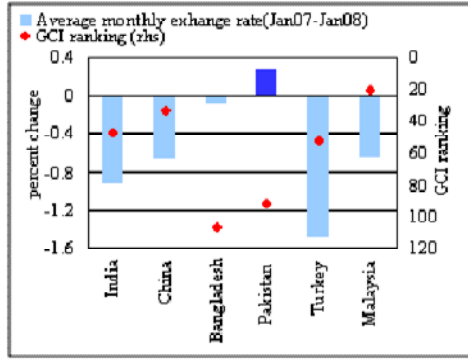
شرح مبادلہ میں حالیہ اضافے کے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں معیشت کے واجبات کی قدر میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تاہم تجارت کے لحاظ سے عالمی منڈیوں میں ڈالر کی قدر میں کمی کے باعث ملک کی مسابقت میں بہتری سے اس شعبے میں مثبت نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ اگر پاکستان کے اہم مسابقت کاروں کی کرنسیوں میں اضافہ قدر کو مد نظر رکھا جائے تو یہ صورتحال ناگزیر نظر آتی ہے (دیکھئے باکس 6.5)۔

جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران کرنسیوں کی ایک باسکٹ کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں 1.04 فیصد کمی ہوئی ہے، جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اہم تجارتی پارٹنرز کے مقابلے میں ملکی معیشت کی مسابقت میں بہتری آئی ہے۔ نامیہ معنوں میں کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تخفیف سے پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل کمی کی عکاسی ہوتی ہے اور یہ جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران نامیہ موثر شرح مبادلہ میں 7.3 فیصد کی تخفیف سے بھی عیاں ہے۔<sup>24</sup> نتیجتاً، اضافی اشاریہ قیمت میں 6.7 فیصد اضافے کے باوجود حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تخفیف ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.21)۔

<sup>23</sup> رواں مالی سال کے دوران بینٹل بینک، حبیب بینک اور کینٹو کی 1.3 ارب ڈالر کی عالمی مالیاتی وصولیوں کا اجرا متوقع ہے۔

<sup>24</sup> نامیہ موثر شرح مبادلہ کے ساتھ ساتھ حقیقی موثر شرح مبادلہ میں کمی نومبر 2007ء میں زیادہ نمایاں رہی۔

شکل 6.5.1: شرح مبادلہ اور مسابقت



#### بکس 6.5: شرح مبادلہ میں حالیہ عدم استحکام اور پاکستان کی مسابقت

معیشت کی عالمی مسابقت اس کی برآمدات کو متاثر کرنے والا ایک اہم عامل سمجھی جاتی ہے۔ کسی بھی ملک کی مسابقت کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ تجارت کرنے والے ملکوں بالخصوص براہ راست مسابقت کاروں کے مقابلے میں اس کی پوزیشن کیسی ہے۔ شرح مبادلہ میں تغیر پذیر مہلی مسابقت کا بے حد اہم جز ہوتی ہے کیونکہ دیگر ملکوں کے مقابلے میں مہلی برآمدات کی قیمتوں اور مسابقت پر اس کے بلا واسطہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عالمی مسابقتی اشاریہ برائے 2007-2008ء میں شامل 131 ملکوں میں پاکستان 92 نمبر پر ہے جبکہ گزشتہ سال پاکستان 93 نمبر پر تھا۔ 25 بلجہ دیش کے علاوہ دیگر اہم مسابقت کاروں کے مقابلے میں پاکستان کا درجہ پست ہے۔ اس تناظر میں روپے کی قدر اور دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں ہونے والی کمی مہلی مسابقت میں بہتری کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالمی مسابقتی اشاریے میں ملک کی حقیقی موثر شرح مبادلہ کے اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ٹیکسٹائل اور دیگر شعبوں کی برآمدات کے چین، بھارت اور بنگلہ دیش جیسے تجارتی حریفوں کے مقابلے میں

شرح مبادلہ کی مسابقت میں اضافے کے ملکی توازن تجارت پر مثبت اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ شکل 6.5.1 میں دکھایا گیا ہے کہ سال کے دوران ان تمام ملکوں کی کرنسیوں کی قدر میں ڈالر کے مقابلے میں اضافہ ہوا ہے۔ حریف ممالک سے تقابلی پوزیشن کے لحاظ سے یہ امر خوش آئند ہے تاہم اس کے نتیجے میں مہلی برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ ممکن نہیں ہے۔ برآمدات کو بڑھانے میں متعدد عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان کے حوالے سے اہم عوامل میں وسائل مختص کرنے کے ساتھ پیداوار کی لاگت کو پست کرتے ہوئے کارکردگی میں بہتری لانا، فنی مہارت میں اضافہ، گندگوئیں اور ڈھانچے جاتی رکاوٹوں کو دور کرنا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ گرانی کا خاتمہ بھی ضروری ہے کیونکہ یہ قیمتوں کو متاثر کر سکتا ہے اور اس کے ملکی تجارتی مسابقت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ جولائی تا جنوری مہ 2008ء کے دوران پاکستان کے اضافی اشاریہ قیمت میں 6.7 فیصد اضافے سے بھی عیاں ہے۔

ماخذ: بلوم برگ اور عالمی اقتصادی فورم کی ویب سائٹ

#### 6.6 بیرونی تجارت 26, 27

بین الاقوامی سطح پر ایشیا کی مہنگائی اور ملک میں کچھ اہم اشیاء کے حوالے سے رسدی رکاوٹوں کی وجہ سے جولائی تا فروری کے عرصے میں درآمدات کی نمو میں 21.9 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا جبکہ اسی عرصے میں برآمدات کی نمو 7.9 فیصد بڑھ گئی۔ نتیجتاً تجارتی خسارے میں 3.5 ارب ڈالر سال بسال کا اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.22)۔ اس اضافے کے باعث تجارتی خسارے اور جی ڈی پی کا تناسب جو جولائی تا فروری مہ 07ء میں 6.2 فیصد تھا بڑھ کر 7.9 فیصد ہو گیا۔

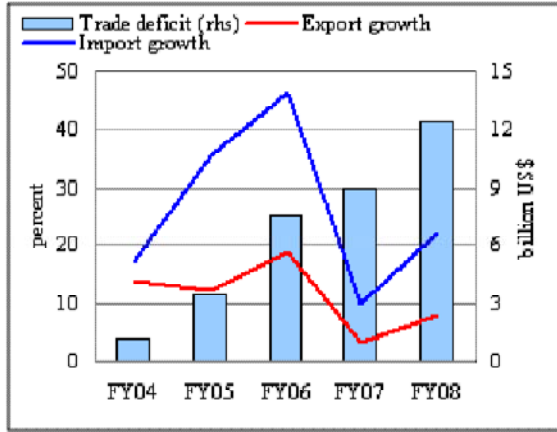
مہ 05ء اور مہ 06ء کے مقابلے میں مہ 08ء کے جولائی تا جنوری میں درآمدات کی نمو میں تیزی سے اضافہ طلب میں کسی ساختی تبدیلی کا نتیجہ نہ تھی کیونکہ درآمدی بل کا لگ بھگ نصف اضافہ بین الاقوامی سطح پر تیل، کھادوں اور پام آئل وغیرہ کی مہنگائی کی وجہ سے ہوا (دیکھئے

25 عالمی مسابقتی اشاریہ ہر سال عالمی اقتصادی فورم کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔

26 یہ تجزیہ وفاقی ٹیکسٹائل کے فراہم کردہ عبوری اعداد و شمار کی بنیاد پر کیا گیا ہے جن پر نظر ثانی ممکن ہے۔ ان اعداد و شمار میں توازن ادائیگی کے سیکشن میں دیے گئے زرمبادلہ ریکارڈ کے اعداد و شمار سے یکسانیت ضروری نہیں۔

27 تجارتی خسارے کا عمومی تجزیہ جولائی تا فروری مہ 08ء کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ تاہم درآمدات و برآمدات کے تفصیلی رجحانات پر بحث جولائی تا جنوری مہ 08ء کے عرصے کے حوالے سے ہے کیونکہ فروری 2008ء کے تفصیلی ماہانہ اعداد و شمار دستیاب نہیں۔

شکل 6.22: تجارتی کارکردگی (جولائی تا فروری)



جدول 6.8)۔<sup>28</sup> علاوہ ازیں رسد میں قلت کی وجہ سے گندم اور کپاس کی درآمد ضروری ہو گئی تھی۔ طیاروں، بحری جہازوں اور کشتیوں کے زمرے میں بڑی درآمد سے بھی درآمدی بل بڑھا۔ یہ تمام عوامل نہ ہوتے تو درآمدات کی نمو اور اس کے نتیجے میں تجارتی خسارہ خاصا کم ہوتا۔<sup>29</sup> اگر ان عوامل کا لحاظ رکھ کر حساب لگایا جائے تو درآمدات کی نمو میں خاصی کمی سامنے آتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ درآمدات کی حقیقی طلب کی نموگٹ گئی ہے جو جزوی طور پر اسٹیٹ بینک کی سخت زری پالیسی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف برآمدات کی ہیئت ترکیبی ساختی تبدیلی ظاہر کرتی ہے۔ جولائی تا جنوری کے عرصے میں درآمدات کی نمو غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافے کی بنا پر ہوئی، خاص طور پر دیگر اشیاء سازی اور پٹرولیم گروپوں کی وجہ سے، جبکہ ٹیکسٹائل کی نمو میں اس عرصے کے دوران 3.4 فیصد کی سال ب سال کمی ہوئی۔ ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی وسیع البیاد تھی اور صرف سنٹھیٹک ٹیکسٹائلز، تیار ملبوسات اور ٹیکسٹائل میڈاپس (made-ups) کی برآمدات میں نمود کیے میں آئی۔

جدول 6.8: تجارتی خسارے کا تجزیہ (جولائی تا جنوری)  
مطلق تبدیلی ارب امریکی ڈالر میں، حصے فیصد میں

میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	میں 05ء	
10.3	7.6	6.5	2.9	تجارتی خسارہ (ارب ڈالر)
0.6	0.3	1.6	0.7	برآمدات میں مطلق تبدیلی
				برآمدات میں حصہ مطلق تبدیلی
-37.6	120.5	76.3	8.7	ٹیکسٹائل برآمدات
137.6	-20.5	23.7	91.3	غیر ٹیکسٹائل برآمدات
3.3	1.4	5.3	2.6	درآمدات میں مطلق تبدیلی
				درآمدات میں حصہ مطلق تبدیلی
				جس میں
				نرخ کا اثر
21.7	11.7	25.4	14.0	تیل کے نرخ کا اثر
27.6	17.0	4.8	13.3	دیگر اشیاء کے نرخوں کا اثر
18.5	0.4	1.2	2.1	گندم اور روئی کی درآمد

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی کا سبب طلبی اور رسد کے عوامل دونوں ہو سکتے ہیں۔ رسد کے حوالے سے کپاس کے ملکی نرخوں اور ٹیرف کی شرحوں میں اضافے کی بنا پر بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کے علاوہ بجلی کی قلت اور سیاسی بد امنی کی وجہ سے ٹیکسٹائل کی برآمدات متاثر ہوئیں۔ طلبی حوالے سے بظاہر امریکی معیشت میں سست رفتاری سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کو نقصان پہنچا۔<sup>30</sup> اس منظر نامے میں غیر ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو اور بھی حوصلہ افزا ہے۔

<sup>28</sup> 50.2 فیصد درآمدات کی قیمت اور مقدار کے اعداد و شمار دستیاب تھے جن کا اثر بلحاظ قیمت جولائی تا جنوری میں 08ء کے دوران درآمدی بل میں مجموعی اضافے کا تقریباً 49 فیصد تھا۔

<sup>29</sup> ان عوامل موجود نہ ہوتے تو جولائی تا جنوری میں 2008ء کے دوران درآمدی نمو 4.6 فیصد ہوتی جس کا مطلب ہے کہ اس عرصے کا تجارتی خسارہ صرف 17.9 ارب ڈالر ہوتا۔

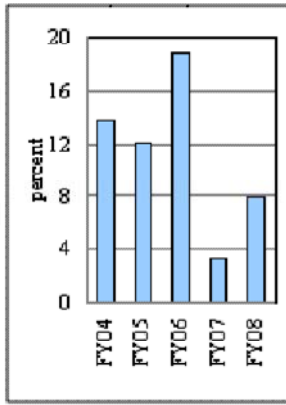
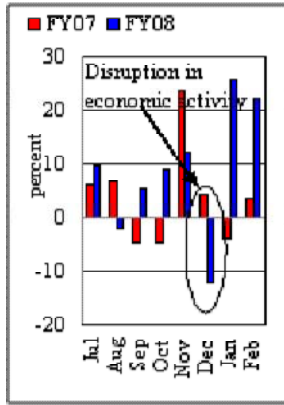
<sup>30</sup> مالی سال 2007ء کے دوران پاکستان کی مجموعی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی برآمدات کا تقریباً ایک تہائی امریکی منڈی کو بھیجا گیا۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

آئندہ سیاسی فضا بہتر اور آرڈر کی بروقت تعمیل کے حوالے سے درآمد کنندگان کا اعتماد بحال ہو جانے پر ٹیکسٹائل کی برآمدات میں بہتری کا امکان ہے۔ تاہم بجلی کی شدید قلت اور بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کی بنا پر یہ بہتری بہت زیادہ ہونے کی توقع نہیں۔ بہر حال غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافے کی وجہ سے برآمدات کی مجموعی نمو میں تیزی آنے کا امکان ہے۔

دوسری جانب درآمدات میں بدستور اضافہ متوقع ہے کیونکہ قلیل مدت میں بین الاقوامی سطح پر گرانی میں کمی آنے کا امکان نہیں۔ درآمدی بل میں زرخوں کے علاوہ بڑھتی ہوئی طلب کی بنا پر بھی اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ خاص طور پر گندم، زرعی اور کیمیائی اشیاء کے گروپ، روئی اور دھاتی گروپ اور اس کے ساتھ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی شکل 6.23 الف: برآمدات کی نمو (جولائی تا فروری) درآمد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مئی 2008ء کے باقی

ماندہ عرصے میں تجارتی خسارہ بڑھے گا۔



### برآمدات

مالی سال 2008ء کے جولائی تا جنوری کے عرصے میں پاکستان کی برآمدات 102 ارب ڈالر تھیں۔ گزشتہ سال سے تھوڑی سی بہتر ہونے کے باوجود برآمدات کی نمو میں 5.9 فیصد کا سال بسال اضافہ 11.1 فیصد کے ہدف سے خاصا کم ہے جو مذکورہ عرصے کے لیے مقرر کیا گیا تھا (دیکھئے شکل 6.23 الف)۔ ماہانہ اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر میں معاشی سرگرمیوں میں بڑے پیمانے پر رکاوٹ کی بنا پر برآمدات کی نمو میں نمایاں کمی آئی۔<sup>31</sup> اگر یہ کمی نہ ہوتی تو اس جولائی تا جنوری کی نمو خاصی بہتر ہوتی (دیکھئے شکل 6.23 ب)۔

جدول 6.9: برآمدات میں زمرہ وار نمو (جولائی تا جنوری) فیصد

مؤ	م 07ء	م 08ء	مؤ	م 07ء	م 08ء
غذائی گروپ	11.3	-3.1	11.1	4.8	
ٹیکسٹائل	65.1	6.4	59.4	-3.4	
پٹرولیم گروپ	4.7	3.3	6.0	34.0	
دیگر اشیا سازی	15.1	-8.1	18.2	27.7	
دیگر	3.8	30.4	5.3	49.4	
مجموعی برآمدات	3.6	5.9			

جولائی تا جنوری میں برآمدات کی تھوڑی بہت نمو کا سبب غیر ٹیکسٹائل برآمدات تھیں جبکہ ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو اس عرصے کے دوران کم ہو گئیں (دیکھئے جدول 6.9 اور 6.10)۔ غیر ٹیکسٹائل گروپ میں نمو کا بڑا محرک دیگر اشیا سازی کے شعبے کی نمو تھی جس میں سینٹ، کیمیکلز، دوا سازی، زیورات اور چمڑا شامل ہیں۔ علاوہ ازیں تمام دیگر اشیا کی

<sup>31</sup> دسمبر مئی 2008ء کے دوران اقتصادی سرگرمیاں اولاً عمداً لاخفی کی تعطیلات اور بعد ازاں سیاسی افراتفری کے باعث بڑی حد تک ماند پڑیں۔

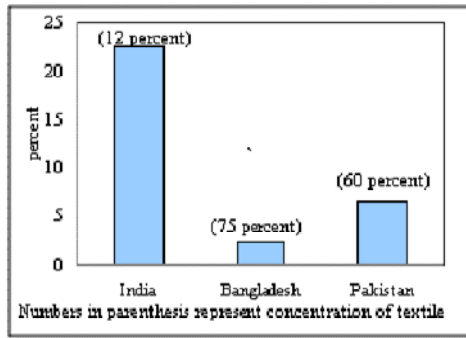
جدول 6.10: اہم برآمدات (جولائی تا جنوری) ملین امریکی ڈالر								
میں 07ء			میں 08ء (ع)			فیصد سال بہ سال فرق		
قیمت	اکائی	قیمت	اکائی	قیمت	مطلق فرق قدر	مقدار	قیمت	اکائی قیمت
1,079.9		1,131.6		51.7		4.8		
<b>الف۔ غذائی گروپ</b>								
جس میں:								
میٹرک ٹن	344.7	628.7	481.8	6.3	-27.7	1.0	39.8	چاول
میٹرک ٹن	1611.6	105.8	1666.7	-1.3	-4.5	-1.2	3.4	پھل اور پھل کی مصنوعات
میٹرک ٹن	324.0	83.9	423.4	12.4	-10.2	17.4	30.7	پھل
میٹرک ٹن	383.5	29.1	409.2	9.3	37.6	46.8	6.7	سبز یا پتھر جڑیں
میٹرک ٹن	719.6	23.0	822.5	14.2	129.1	161.9	14.3	روٹی، پیچ وغیرہ
میٹرک ٹن	2666.5	29.0	2891.3	6.2	17.3	27.2	8.4	گوشت اور گوشت کی مصنوعات
6,242.6		6,028.2		-214.4		-3.4		<b>ب۔ ٹیکسٹائل گروپ</b>
جس میں:								
میٹرک ٹن	2135.0	764.1	2195.7	-48.9	-8.6	-6.0	2.8	دھات
مربع میٹر	875.1	1053.5	1001.8	-94.8	-19.9	-8.3	14.5	سوتلی ملبوسات
درجن	20.9	1047.9	21.8	-132.1	-15.1	-11.2	4.6	ہو زری (نئے ہوئے کپڑے)
میٹرک ٹن	5361.0	1086.3	5518.1	-72.0	-8.9	-6.2	2.9	بستر کی چادریں وغیرہ
میٹرک ٹن	3907.4	328.4	3918.3	-23.6	-7.0	-6.7	0.3	تولے
درجن	32.6	868.1	37.8	58.3	-7.5	7.2	15.8	تیار ملبوسات
مربع میٹر	0.7	302.0	0.9	60.8	5.6	25.2	18.5	آرٹ سلک اور سنٹیک ٹیکسٹائل
452.7		606.6		153.9		34.0		<b>ج۔ پٹرولیم گروپ</b>
1,447.2		1,847.7		400.5		27.7		<b>د۔ دیگر اشیاء سازی</b>
جس میں:								
میٹرک ٹن	154.4	162.5		8.1		5.2		کیلوں کا سامان کھلونوں کے سوا
مربع میٹر	167.8	230.7	17.5	62.9	31.1	37.5	4.9	چھڑا پٹائل لیڈر کے سوا
	325.6	371.2		45.6		14.0		چھڑے کی مصنوعات
جوڑے	64.9	63.4	18.2	-1.5	-59.7	-2.4	142.0	جوتے چمپلیں
	218.6	318.3		99.7		45.6		کمیکلز اور ادویات
	121.2	109.5		-11.7		-9.7		انجینئرنگ کی اشیاء
	13.6	99.1		85.5		628.2		زیورات
میٹرک ٹن	73.5	174.0	56.3	100.4	127.8	136.6	3.8	سینٹ اور سینٹ کی مصنوعات
360.6		538.7		178.1		49.4		<b>ہ۔ تمام دیگر اشیاء</b>
9,583.0		10,152.8		569.8		5.9		<b>مجموعی برآمدات</b>

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

برآمد میں بھی مذکورہ عرصے کے دوران بڑا اضافہ ہوا۔

جہاں تک ٹیکسٹائل کی درآمدات کا تعلق ہے، اس گروپ میں وسیع البنیاد کی دیکھنے میں آئی۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کی ناقص کارکردگی کی وجہ ملک کے اندر بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت تھی جو پاکستان کی مسابقت کی صلاحیت کو متاثر کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ امریکی معیشت کی سست رفتاری (دیکھئے جدول 6.5) اور پاکستان میں سیاسی بے چینی نے بھی اس شعبے کی کارکردگی پر برا اثر ڈالا۔

چونکہ پاکستان کی مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائل کی اشیاء کا ارتکاز بہت زیادہ (جولائی تا جنوری م س 08ء میں 60 فیصد کے لگ بھگ) ہے اس لیے ٹیکسٹائل کی برآمدات کی نمو میں کمی سے اس عرصے کے دوران مجموعی نمو کو دھندلا دیا۔ خطے کے دیگر ملکوں میں بھی یہ اثر نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر بنگلہ دیش جہاں ٹیکسٹائل کا ارتکاز پاکستان سے بھی زیادہ تھا اس کی مجموعی برآمدات کی نمو میں زیر غور عرصے کے دوران اور بھی زیادہ کمی دیکھنے میں آئی۔ دوسری جانب بھارت جس کی مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائل کا نسبتاً ارتکاز کم ہے، اس کی برآمدات کی نمو جولائی تا نومبر کے عرصے میں خاصی بڑھ گئی<sup>32</sup> (دیکھئے شکل 6.24)۔



ملک کی برآمدات بہتر بنانے اور منڈی اور مصنوعات کا ارتکاز کم کرنے کے لیے پچھلے چند برسوں میں کئی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ان میں نئی برآمدی منڈیوں کی تلاش نیز نئی مصنوعات کی برآمد کی خاطر کرائے بھاڑے پر زراعت کی فراہمی شامل ہے۔<sup>33</sup> ان اقدامات سے

کسی حد تک برآمدات کی کارکردگی بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔ اسی سمت میں ایک اور قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ کئی ممالک جن میں چین، سارک کے ممالک، سری لنکا، ایران، ماریشس اور ملائیشیا شامل ہیں، کے ساتھ ترجیحی تجارت کے معاہدے کیے گئے ہیں (دیکھئے باکس 6.6)۔ یہ معاہدے

### باکس 6.6: ترجیحی تجارت کے معاہدے اور تجارتی کارکردگی

معاہدے: برآمدی منڈیوں کو متنوع اور منڈیوں تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے پاکستان نے گزشتہ چند برسوں میں کئی ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارت کے معاہدے کیے ہیں (دیکھئے جدول 6.6.1)۔ تجارتی حجم کے لحاظ سے چین اور سارک ملکوں کے ساتھ کیے گئے آزاد تجارت کے معاہدے اہم ترین ہیں۔ چین کے ساتھ پاکستان کا مجموعی تجارتی حجم مالی سال 2005ء میں جب کوئی ترجیحی تجارت کا معاہدہ شروع نہیں ہوا تھا، 2.2 ارب ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 2007ء میں 14.1 ارب ڈالر ہو گیا۔ اسی طرح سارک ملکوں میں بھارت کے ساتھ پاکستان کا تجارتی حجم مالی سال 2005ء میں 0.8 ارب ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 2007ء میں 1.6 ارب ڈالر ہو گیا (دیکھئے جدول 6.6.2)۔

<sup>32</sup> اپریل تا نومبر م س 07ء میں بھارت کی ٹیکسٹائل برآمدات میں 1.3 فیصد کی واجبی نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے کے دوران 11.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔

<sup>33</sup> مالی سال 2000ء سے مالی سال 2008ء تک کے لیے تجارتی پالیسیاں۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر میں مختلف ممالک آپس میں اس طرح کے ترجیحی تجارت کے معاہدے کر رہے ہیں جو پوری دنیا میں تجارت کو آزاد بنانے کے ڈبلیو ٹی او کے منصوبے کا پیش خیمہ ہے۔ اس قسم کے معاہدوں کو نظری اعتبار سے یوں درست سمجھا جاسکتا ہے کہ ان معاہدوں کے نتیجے میں ممالک کے درمیان تجارت بڑھنے کا امکان ہوتا ہے۔

#### جدول 6.6.1: تجارتی معاہدوں کی حیثیت

تفصیلی تاریخ	تفصیلی تاریخ	مکمل کی تاریخ
آزاد تجارت کے معاہدے		
چین	جولائی 2007ء	2012ء
سری لنکا	جون 2005ء	مکمل ہو چکی ہے
ملائیشیا	جنوری 2008ء	2012ء
سینٹا	جنوری 2006ء	2016ء
ترجیحی تجارت کے معاہدے		
ایران	ستمبر 2006ء	مکمل ہو چکی ہے
ماریشس	نومبر 2007ء	مکمل ہو چکی ہے
ارلی ہارویسٹ پروگرام		
چین	جنوری 2006ء	مکمل ہو چکی ہے
ملائیشیا	جنوری 2006ء	مکمل ہو چکی ہے

**نظری اساس:** تجارت میں متوقع اضافے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اول تو نئی تجارت ہوتی ہے، یعنی ترجیحی معاہدے سے پہلے دونوں ممالک کے درمیان جن اشیا کی تجارت نہیں ہوتی تھی وہ بھی شروع ہو جاتی ہے، دوم کچھ تجارت کا بہاؤ تبدیل ہوتا ہے اور جن ممالک سے معاہدہ نہ ہوان کی طرف سے تجارت ان ملکوں کی جانب منتقل ہو جاتی ہے جن سے معاہدہ کیا گیا ہو۔ اگر نئی تجارت سے ہونے والے فوائد تجارت کی منتقلی سے ہونے والے (ممکنہ) نقصانات سے زیادہ ہوں تو مجموعی طور پر ایسے ترجیحی معاہدے مفید ہوتے ہیں۔<sup>34</sup> اس نظری پس منظر میں چین اور بھارت کے ساتھ کیے گئے تجارتی معاہدوں کے اثرات پڑیل میں بحث کی جائے گی کیونکہ تجارتی حجم کے لحاظ سے ان ممالک کی اہمیت زیادہ ہے۔

**تجارتی کارکردگی:** معاہدے کے بعد ان ملکوں کے ساتھ تجارت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر پچھلے دو برسوں میں چین کو برآمدات بہت بڑھی ہیں۔ دوسری جانب چین اور بھارت دونوں سے درآمدات میں بھی خاصا اضافہ ہوا ہے جس سے ان ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ بہت بڑھ گیا ہے۔

#### جدول 6.6.2: تجارتی معاہدوں کے بعد تجارتی کارکردگی

ملین امریکی ڈالر بمقام فیصد

	میں 05ء			میں 07ء			میں 05ء		
	برآمدات	درآمدات	تجارتی توازن	برآمدات	درآمدات	تجارتی توازن	برآمدات	درآمدات	تجارتی توازن
چین	354.1	1846.0	-1491.9	575.9	3532.4	-2956.5	91.3	62.6	29.7
سری لنکا	155.8	44.9	110.9	200.6	63.4	137.2	41.2	28.7	12.5
ایران	147.1	242.8	-95.7	167.5	405.8	-238.2	67.1	13.9	53.2
سارک ممالک									
بھارت	288.1	548.1	-260.0	342.9	1235.9	-893.0	125.5	19.0	106.5
بنگلہ دیش	205.8	61.2	144.6	261.9	58.3	203.6	-4.7	27.3	-32.0
مالدیپ	2.6	3.4	-0.9	3.6	0.0	3.6	-99.0	42.4	-141.4
نیپال	2.7	3.8	-1.0	1.6	3.2	-1.5	-15.9	-40.6	-24.7
بھوٹان	0.1	0.5	-0.4	0.0	0.1	0.0	-88.2	-68.4	-19.8

ان ملکوں کو برآمدات میں اضافے کا تجزیہ (دیکھئے جدول 6.6.3) کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ برآمدات میں اضافہ زیادہ تر نئی تجارت کے مواقع پیدا ہونے سے ہوا ہے۔ مثال کے طور پر مئی 05ء اور مئی 06ء میں پاکستان کی کرومیم کی کچدھات کی برآمدات 2 کروڑ 80 لاکھ ڈالر تھیں۔ چین کے ساتھ ترجیحی تجارت کا معاہدہ ہونے کے بعد اس زمرے میں برآمدات 5 کروڑ 77 لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی جس کا بڑا سبب چین کو کرومیم کی کچدھات کی برآمدات میں 3 کروڑ 27 لاکھ ڈالر کا اضافہ تھا۔ چین کو سٹیلک سوتی دھاگے کی برآمدات اس زمرے کی برآمدات میں بحیثیت مجموعی کی تجارت کی منتقلی کے شواہد ہیں تاہم دوسرے سب سے بڑے تجارتی شریک کے ساتھ اکائی قیمت کے موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ منتقلی چین سے حاصل کردہ نرخوں کے حوالے سے غیر مفید تھی۔



## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.6.3: ترجیحی معاہدوں میں شریک ممالک کے ساتھ تجارت میں اضافے کا تجزیہ						
ملین امریکی ڈالر، اکائی قیمت 000 روپے فی اکائی						
اکائی قیمت م س 07ء		م س 07ء میں مطلق تبدیلی		اکائی		
مبادلہ مقام کیلئے سب سے بڑی مقدار	بلحاظ ملک	کل	مبادلہ مقام کیلئے سب سے بڑی مقدار	بلحاظ ملک	اکائی	برآمدات
<b>چین</b>						
16.4	12.9	32.2	-0.5	32.7	میٹرک ٹن	کروٹیم کچھڑا
0.1	0.1	-0.8	1.6	12.6	کلوگرام	سنتھیلک سوتی دھاگہ
0.1	0.1	39.9	-1.2	12.4	کلوگرام	سوتی دھاگہ
<b>بھارت</b>						
34.4	32.3	118.3	321.1	61.5	میٹرک ٹن	پٹرولیم نپٹھا
12.9	13.1	97.0	21.0	15.7	کلوگرام	گندم
0.1	0.1	8.8	0.8	7.6	کلوگرام	غیر صاف شدہ سیدہ اور بھرت
<b>درآمدات</b>						
<b>چین</b>						
4.4	3.2	104.6	-128.0	148.2	تعداد	سیل فون
10.8	10.2	80.1	17.7	50.3	میٹرک ٹن	کوسٹے کاک
32.0	21.7	339.9	98.6	108.0	تعداد	دیگر ترسیلی آلات
<b>بھارت</b>						
0.06	0.07	105.5	-7.4	135.4	کلوگرام	پیرازاکلین
0.08	0.07	43.1	7.4	44.5	کلوگرام	پولی پروپیلین
0.0	0.0	27.2	0.1	27.6	کلوگرام	آئل ایک

اسی طرح چین کو سوتی دھاگے کی برآمدات کی برآمدات میں مجموعی اضافے سے کم تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی تجارت کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ چونکہ ان تینوں ایشیا کی برآمدات میں اضافہ چین کو م س 07ء کے دوران ہونے والی برآمدات میں سال ب سال اضافے کے نصف سے بھی زیادہ ہے اس لیے ان نتائج کو اس منڈی کو کی گئی برآمدات کی مجموعی نمو پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح م س 07ء میں بھارت برآمد کی گئی تین سرفہرست ایشیا کے اعداد و شمار بھی نئی تجارت پیدا ہونے کے شواہد ظاہر کرتے ہیں۔ بھارت کو اس زمرے میں ہونے والی برآمدات میں اضافے کے ساتھ برآمدات میں عمومی اضافہ بھی ہوا۔

چین سے کی گئی درآمدات میں سیل فون کی درآمد تجارتی منتقلی کا واضح ترین ثبوت ہے۔ تاہم یہ منتقلی مفید ہے کیونکہ چین کی فراہم کردہ اکائی قیمتیں مبادلہ فراہم کنندہ کی اکائی قیمتوں سے کم ہیں۔ مزید یہ کہ چین دیگر دو بڑے زمروں کی درآمدات بھی دیگر ممالک کی نسبت سستی ہیں۔ بھارت سے ہونے والی درآمدات میں بھی تجارتی منتقلی کی علامات ہیں تاہم یہ منتقلی اکائی قیمت کے لحاظ سے غیر مفید نہیں۔

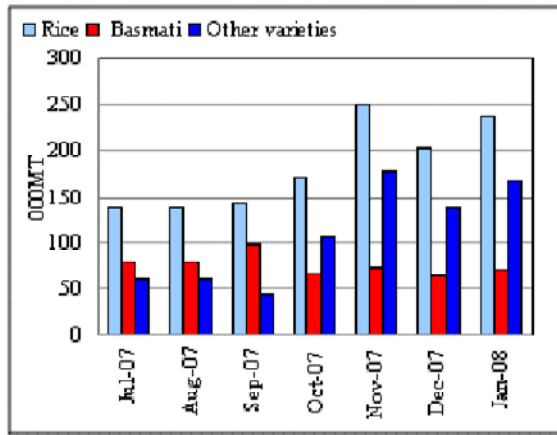
**نتیجہ:** اس تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجارتی معاہدوں کے نتیجے میں تجارت میں اضافہ درآمدات اور برآمدات دونوں حوالوں سے زیادہ تر مفید رہا ہے۔ مختلف ملکوں میں ترجیحی رسائی سے ملک کی برآمدی منڈیوں کا دائرہ وسیع کرنے میں مدد ملے گی۔ تاہم اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت کا انحصار قابل برآمدات ایشیا کی دستیابی پر ہوگا۔ فی الوقت تجارتی کارکردگی نیٹلس کے شعبے میں بڑھتی ہوئی لاگت کی بنا پر مسابقت کے فقدان میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کونا کے نظام کے خاتمے سے پاکستان کے لیے اہم برآمدی منڈیوں میں چین، بھارت اور بنگلہ دیش سے مقابلہ کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

اس صورتحال میں دیگر منڈیوں میں ڈیوٹی فری رسائی سے نیٹلس کی برآمدات میں سست رفتاری کے موجودہ رجحان پر قابو پانے میں مدد مل سکتی ہے۔ ترجیحی رسائی کی دستیابی سے دیگر غیر نیٹلس مصنوعات کی برآمدات بڑھانے کی ترغیبات بھی مل سکتی ہیں۔ چنانچہ حکومت کو نیٹلس اور غیر نیٹلس دونوں کے لیے ڈیوٹی فری رسائی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اس سے مجموعی برآمدات میں تنوع آگے۔ درآمدات بھی ان فراہم کنندگان کی جانب منتقل ہو سکتی ہیں جن کے ساتھ ترجیحی معاہدے ہیں۔ جیسا کہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے، یہ منتقلی مفید ہونے کی توقع ہے۔

خاص طور پر چین دنیا میں ارزوں کی اشیا بنانے کے حوالے سے معروف ہے اس لیے دیگر فراہم کنندگان سے درآمدات کی چین کی جانب منتقلی سے تجارتی توازن بہتر ہونے کی امید ہے۔

بڑے ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارت کے معاہدوں کو فلاحی پہلو سے مثبت سمجھا جاتا ہے کیونکہ ان سے غیر مفید تجارتی منتقلی کے کم مواقع پیدا ہوتے ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ بڑے ملکوں میں نرخ عالمی قیمتوں سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں۔ دوم، فطری تجارتی شریک ممالک، یعنی پڑوسی ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارت کے معاہدے زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں کیونکہ یہ ممالک نقل و حمل کی کم لاگت اور اسی طرح کی دیگر معاشی ضروریات اور امکانات کے حوالے سے نئی تجارت پیدا کرنے کے زیادہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔

ممالک کے مابین تجارت بڑھانے کے لیے کیے گئے ہیں۔ تاہم معاہدے کرتے وقت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ برآمدات میں اضافہ کا مقصد تبھی حاصل ہو سکتا ہے کہ پاکستان میں ان اشیا کو برآمد کرنے کی گنجائش موجود ہو جن کے لیے ان ممالک سے ترجیحی برتاؤ کا اختیار لیا گیا ہے۔



### غذائی گروپ

جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران غذائی گروپ کی برآمدات میں 4.8 فیصد کا معمولی سال بسال اضافہ حوصلہ افزا ہے کیونکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 3.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ بات اہم ہے کہ چاول کی دیگر اقسام اور 'مچھلی' کی برآمدات میں کمی کے باوجود اس گروپ کی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دو اشیا کو چھوڑ کر اس گروپ کے تقریباً تمام زمروں میں خاصی نمو دیکھنے میں آئی۔ ان میں نمایاں ترین روغنی بیج، پھل، سبزیاں اور گوشت اور اس کی مصنوعات کی برآمدات ہیں۔ ان زمروں کی برآمد پیداوار میں اضافے، بلند بین الاقوامی نرخوں اور ان غیر روایتی شعبوں کی نمو کے لیے دی گئی حکومتی ترغیبات کی بنا پر ہوا۔

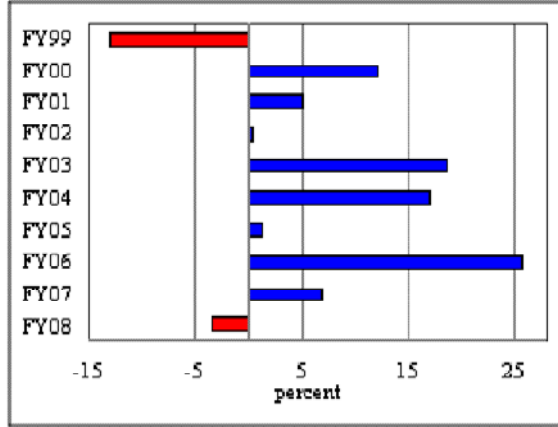
باسمتی اور چاول کی دیگر اقسام کی برآمد کم ہونے کے باعث چاول کی مجموعی برآمد میں معمولی سا اضافہ ہوا۔ تاہم م س 08ء کی فصل منڈی میں آنے کے بعد اکتوبر سے چاول کی دیگر اقسام کی برآمد بڑھنی شروع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.25)۔ علاوہ ازیں م س 08ء میں چاول کی دیگر اقسام کی پیداوار پچھلے سال کے اسی عرصے کی نسبت زیادہ تھی۔<sup>35</sup> اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے دوران قابل برآمد مقدار دستیاب رہے گی اور اس قسم کی برآمد میں آئندہ اضافے کا امکان موجود ہے۔

بہر حال ایران میں، جہاں م س 07ء کے دوران چاول کی کل برآمدات کا 18 فیصد بھیجا گیا، بعض مسائل کا سامنا ہے۔ اطلاعات ہیں کہ خطے میں سیاسی مسائل اور اس منڈی میں ڈالر کی قلت کے باعث بعض مقامی بینک ایرانی درآمد کنندگان سے لیٹرز آف کریڈٹ وصول نہیں کر رہے۔ تاہم

<sup>35</sup> مالی سال 2008ء کے دوران چاول کی دیگر اقسام کی پیداوار میں سال بسال 10 فیصد اضافہ پایا گیا۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

اس مسئلے کا تصفیہ ہو جانے کا امکان ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ ایرانی درآمد کنندگان نے یورو میں تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جس سے اس منڈی میں پاکستانی چاول کی برآمدات بحال ہو سکتی ہیں۔



### ٹیکسٹائل گروپ

گزشتہ دس برسوں میں دوسری بار ٹیکسٹائل کی برآمدات میں جولائی سے جنوری کے عرصے میں کمی آئی (دیکھئے شکل 6.26)۔ یہ کمی دسمبر میں معاشی سرگرمیوں میں پیدا ہونے والی رکاوٹ کی باعث تھی۔ اس مہینے کو نکال کر جولائی تا جنوری 08ء میں ٹیکسٹائل کی برآمدات کی نمو 0.6 فیصد ہوئی۔

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی زیادہ تر وسیع البیاد تھی اور تیار ملبوسات، سنٹھیٹک ٹیکسٹائل اور دیگر ٹیکسٹائل میڈاپس کو چھوڑ کر تمام ٹیکسٹائل زمروں کی برآمدات میں مذکورہ عرصے کے دوران کمی ہوئی (دیکھئے جدول 6.11)۔ سب سے بڑی کمی بٹے ہوئے ملبوسات کے زمرے میں ہوئی جس کے

جدول 6.11: اہم ٹیکسٹائل برآمدات کی قیمت و مقدار کا اثر (جولائی تا جنوری)

ملین امریکی ڈالر

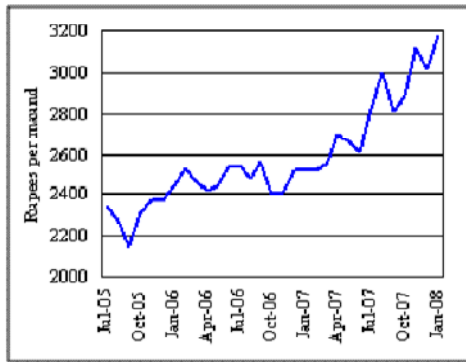
ٹیکسٹائل گروپ	م 07ء			م 08ء		
	مطلق تبدیلی	مقدار	قیمت	مطلق تبدیلی	مقدار	قیمت
جس میں:	374.9			-214.4		
روئی	-13.1	-13.5	0.4	-3.5	-5.1	1.6
سوتی دھاگہ	56.9	13.3	43.6	-48.9	-70	21.1
سوتی فیبرکس	-69	-198	129	-94.8	-228.1	133.2
بٹے ہوئے کپڑے	158.3	214.3	-55.9	-132.1	-178.1	46
بستر کی چادریں وغیرہ	-32.3	-16.2	-16	-72	-102.9	30.9
تولیے	21.6	6.6	15	-23.6	-24.6	0.9
تیار ملبوسات	43.4	94.7	-51.3	58.3	-60.4	118.7
آرٹ سلک اور سنٹھیٹک ٹیکسٹائل	129.8	109.1	20.7	60.8	13.6	47.2
دیگر ٹیکسٹائل میڈاپس (ماسو اتولے اور چادریں)	5.0			49.6		

بعد سوتی ملبوسات کا نمبر تھا۔ سنٹھیٹک ٹیکسٹائل واحد زمرہ تھا جس میں مقدار اور اس کی قیمت دونوں کے لحاظ سے نمو ہوئی۔ جنوری تا جولائی میں دھنی

ہوئی روٹی کے سوا تمام زمروں کی اکائی قیمتیں بڑھیں تاہم مقدار میں بڑی کمی کی وجہ سے ان کی مجموعی درآمد گھٹ گئی۔

ٹیکسٹائل کے شعبے کی یہ ناقص کارکردگی ملک کی مسابقتی صلاحیت میں کمزوری کی عکاسی کرتی ہے جس کا اظہار تقریباً تمام ٹیکسٹائل برآمدات کی بڑھتی ہوئی اکائی قیمتوں سے بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کپاس کی ملکی قیمتوں میں اضافے،<sup>36</sup> (دیکھئے شکل 6.27) بجلی کے بلند نرخوں اور ملک میں بجلی کی قلت کی بنا پر بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کی وجہ سے برآمد کنندگان کم نرخوں کی پیشکشیں کرنے سے قاصر رہے۔ اس کے نتیجے میں برآمدات کی مقدار بھی کم ہو گئی۔ اس کے علاوہ ملک کی سیاسی بے یقینی نے بھی برآمدی آرڈرز کو دوسرے فراہم کنندگان کی سمت منتقل کر دیا۔

شکل 6.27: کپاس کی ملکی قیمتیں



کپاس کی بھارت سے زمینی راستے سے برآمدات کی اجازت دینے کے حکومتی فیصلے سے کسی حد تک بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت پر قابو پانے میں مدد ملے گی<sup>37</sup> تاہم اس شعبے کو درپیش دیگر مسائل نوعیت کے اعتبار سے ساختی ہیں۔ خاص طور پر بجلی کے بلند نرخ اور بجلی کی قلت مجموعی صنعتی نمو کو متاثر کر رہی ہے اور اس شعبے میں طویل مدتی سست رفتاری سے بچنے کے لیے مؤثر حکمت عملی تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف ٹیکسٹائل کا شعبہ تحقیق و ترقی کے لیے دیے گئے زر اعانت سے پیداواری فائدے اٹھانے میں بھی ناکام رہا ہے۔

### منڈی کا تجربہ<sup>38</sup>

منڈی کے وسیع تر تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کو جولائی تا نومبر 08ء میں سخت مسابقت کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب ملک کی ملبوسات کی برآمدات نے اس منڈی میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم جولائی تا نومبر 08ء کے دوران اس زمرے میں جو نمو ہوئی وہ گزشتہ تین سال کے اوسط نمو کے ہدف سے کم تھی۔ یورپی یونین کی منڈی میں صورتحال اس کے برعکس تھی اور ملبوسات کی برآمدات جولائی تا اکتوبر میں کچھ کم ہوئیں جبکہ اس خطے کو ٹیکسٹائل کی برآمدات میں خاصا اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 6.12)۔

<sup>36</sup> مالی سال 2008ء کے دوران کپاس کی فصل کا حجم 12.775 ملین گانٹھیں تھا جبکہ مالی سال 2007ء کے دوران یہ 12.856 ملین رہا تھا۔

<sup>37</sup> مالی سال 2007ء کے دوران بھارت نے اپ تک کی سب سے بڑی فصل حاصل کی جو 21 ملین گانٹھیں تھی۔ ”انگری کلچرل آؤٹ لک فورم 2007ء“ کے مطابق رواں سال (2007-08ء) کے دوران بھی بھارت کی کپاس کی پیداوار سابقہ سطح سے بڑھ جانے کی توقع ہے جس سے بھارت دنیا میں دوسرے سب سے زیادہ کپاس پیدا کرنے والا ملک بن جائے گا۔

<sup>38</sup> یہ تجربہ امریکی ادارہ مردم شماری اور یورواسٹیٹ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو کہ بالترتیب نومبر اور اکتوبر تک دستیاب ہیں۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.12: اہم منڈیوں کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی نمو				ملبوسات کی برآمدات
فیصد				یورپی یونین کی منڈی میں پاکستان کو چین، بنگلہ دیش، ترکی اور امریکی منڈی*
ٹیکسٹائل		ملبوسات		بھارت کی جانب سے سخت مسابقت کا سامنا کرنا پڑا۔ خصوصاً بنگلہ دیش، جو ملبوسات کا بڑا برآمد کنندہ ہے، اس منڈی میں ترجیحی رسائی حاصل کیے ہوئے ہے جو اسے امریکی منڈی میں اب تک دستیاب نہیں ہے۔ ترکی بھی یورپی یونین سے قریب ہونے کی وجہ سے اچھی پوزیشن میں ہے کیونکہ اسے آرڈرز کی تکمیل کے لیے کم وقت درکار ہوتا ہے جو ملبوسات کی برآمدات پاکستان میں اہم عنصر ہے۔ ان تمام عوامل سے یورپی یونین کو ملبوسات کی برآمدات میں پاکستان کی مسابقت گھٹ جاتی ہے۔
کیلنڈر سال 03ء	جولائی تا نومبر 2007ء	کیلنڈر سال 03ء	جولائی تا نومبر 2007ء	دنیا
تا 06ء کا اوسط	2007ء	تا 06ء کا اوسط	2007ء	بنگلہ دیش
9.6	5.5	5.5	0.3	چین
-1.9	7.9	11.9	-2.4	بھارت
28.1	11.4	25.3	10.0	پاکستان
14.1	6.0	13.0	2.3	دیت نام
13.9	-6.6	11.2	0.7	یورپی یونین منڈی**
70.8	25.5	47.9	41.1	ٹیکسٹائل
کیلنڈر سال 06ء	کیلنڈر سال 07ء	کیلنڈر سال 06ء	کیلنڈر سال 07ء	ملبوسات
تا 06ء کا اوسط	2007ء	تا 06ء کا اوسط	2007ء	دنیا
8.7	6.4	8.2	4.2	بنگلہ دیش
35.0	15.1	28.3	-6.5	چین
10.4	18.9	7.8	10.0	بھارت
10.3	6.7	2.3	3.5	ترکی
10.6	2.2	-0.5	4.9	پاکستان
12.4	6.4	4.7	-1.9	چین کے خلاف ٹیکسٹائل کے حوالے سے اقدامات کے خاتمے

امریکی منڈی میں پاکستان ابھی تک مقابلہ کر رہا ہے جیسا کہ جولائی تا نومبر 08ء کے دوران ملبوسات کی برآمدات میں چین پاکستان کی تھوڑی بہت نمو سے ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم جنوری 2008ء سے یورپی اور جنوری 2009ء سے امریکی منڈی میں چین کے خلاف ٹیکسٹائل کے حوالے سے اقدامات کے خاتمے کے بعد پاکستانی ملبوسات کی برآمدات کو مزید دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

## فہر کس کی برآمدات

ٹیکسٹائل خصوصاً بستر کی چادروں وغیرہ کی برآمدات میں پاکستان یورپی یونین کی منڈی میں مضبوط پوزیشن میں معلوم ہوتا ہے۔ یہ صورتحال اس منڈی میں اس زمرے میں اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے بار بار نفاذ کا سبب بنی ہے۔ جولائی تا اکتوبر 08ء کے دوران اس خطے کو پاکستانی چادروں کی برآمدات میں 15.5 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔<sup>39</sup> اس زمرے میں اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی جو مئی 2006ء میں 13.1 فیصد تھی کم کر کے 5.8 فیصد کر دی گئی جس کے بعد یورپی یونین کو چادروں کی برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

امریکی منڈی میں اس زمرے کو خصوصاً چین کی جانب سے نرخوں کے حوالے سے سخت مسابقت کا سامنا ہے۔ جولائی تا نومبر 07ء میں امریکی

<sup>39</sup> ماخذ: یورواٹلیٹ

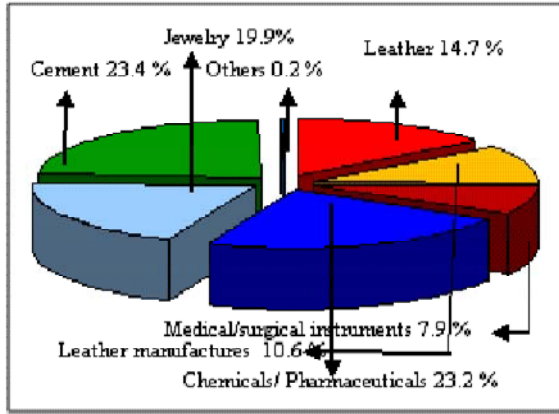
منڈی میں مقدار کے لحاظ سے اس زمرے میں 44.8 فیصد سال بسال کی کمی ہوئی۔<sup>40</sup> چنانچہ یورپی منڈی میں اضافے کے باوجود چادروں کی مجموعی برآمدات میں جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران کمی ریکارڈ کی گئی۔<sup>41</sup> مالی سال 2009ء کے ماہ سے مارچ اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے مکمل خاتمے کے بعد اگلے کیلنڈر سال سے یورپی یونین کی منڈی کو چادروں کی برآمدات کی کارکردگی مزید بہتر ہونے کی توقع ہے۔

### کاروباری حریفوں کی پوزیشن

برآمدات میں دیگر علاقائی حریفوں کی کارکردگی سے پتہ چلتا ہے کہ زیر غور عرصے کے دوران ان دو اہم منڈیوں کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی نمو میں عمومی طور پر کمی آئی ہے۔ جنوری 2005ء سے کوٹا نظام کے خاتمے کے بعد توقع تھی کہ فوری اضافے کے بعد ٹیکسٹائل کی برآمدات عموماً مستحکم ہوں گی۔ امریکہ میں اس کا جزوی سبب معاشی سست رفتاری کے باعث طلب میں کمی ہے۔

طلبی عوامل کے علاوہ بعض حریفوں کی انفرادی کارکردگی کے تجزیے سے بھی ان کی مسابقتی قوت میں کمزوریوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ بنگلہ دیش نے ملبوسات کی برآمد میں امریکی اور یورپی یونین کی منڈی دونوں میں کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یہ سیاسی پلچل اور قدرتی آفات کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بھارت اور چین اپنی اپنی کرنسیوں کی قیمت میں اضافے کے مسئلے سے دوچار ہیں۔ اس عنصر کی بنا پر بھارت کی برآمدات ان دونوں منڈیوں میں دباؤ کا شکار ہیں۔

شکل 6.28: دیگر ایشیا سازی۔ نمونہ (جولائی تا جنوری م س 08ء)



### دیگر ایشیا سازی

سینٹ، کیمیکلز اور ادویات، زیورات اور خام چمڑے کی برآمدات میں اضافے کی بنا پر جولائی تا جنوری م س 08ء میں 'دیگر ایشیا سازی' کے ذیلی شعبے میں نمایاں نمو ہوئی (دیکھئے شکل 6.28) جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 8.1 فیصد سال بسال کمی ہوئی تھی۔

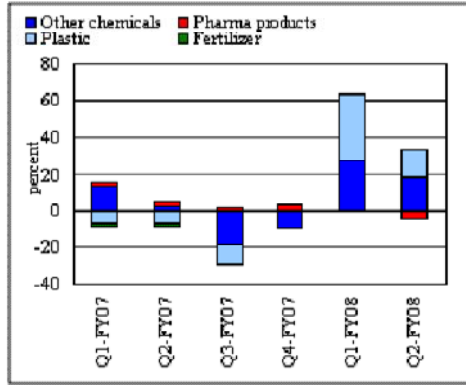
پلاسٹک اور دیگر کیمیکلز کی بڑھتی ہوئی برآمدات کے بعد 'کیمیکلز اور دوا سازی گروپ' میں نمو دیکھنے میں آئی (دیکھئے شکل 6.29)۔

پچھلے مالی سال سے پولی ایشیائی لین ٹیرفٹھیلٹ (پی ای ٹی) کے مرکب (یورپی یونین کے لیے 48 فیصد) اور چین کے پلاسٹک کے سامان (زیادہ

<sup>40</sup> اعداد و شمار امریکی دفتر برائے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی ویب سائٹ سے حاصل کیے گئے ہیں جو ابتدائی تجزیے کے لیے مقداری ڈیٹا فراہم کرتے ہیں۔

<sup>41</sup> م س 07ء میں پاکستان کی چادروں کی مجموعی برآمدات میں سے 47.2 فیصد امریکہ گئیں، جبکہ اسی عرصے میں ان برآمدات میں یورپی یونین کی منڈی کا حصہ 38.7 فیصد تھا۔

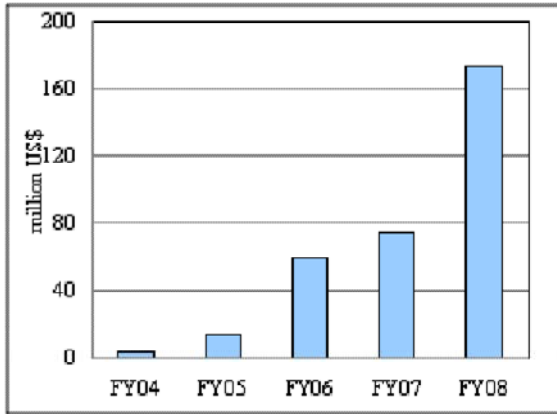
شکل 6.29: کیمیکلز اور ادویات گروپ - نمونہ حصہ



تر افغانستان کے لیے) کی بڑھتی ہوئی برآمدات کے باعث پلاسٹک کی برآمدات میں تیزی کا رجحان نظر آ رہا ہے۔ اس شعبے میں اشیاء سازی اور برآمدات کی سرگرمیاں بڑھتی ہوئی طلب کے باعث تیز ہو رہی ہیں۔ کچن کے سامان کی بڑھتی ہوئی برآمدات ایک مثبت پیش رفت ہے تاہم اس شعبے کو زیادہ اضافہ قدر والی اشیاء تیار اور برآمد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مثال کے طور پر پی ای ٹی ایک بنیادی خام مواد ہے جو بوتلیں، جار وغیرہ تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس حوالے سے پیداواری سرگرمیوں میں توسیع کر کے تیار شدہ مصنوعات برآمد کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے۔

شکل 6.30: سیمنٹ برآمدات (جولائی تا جنوری)



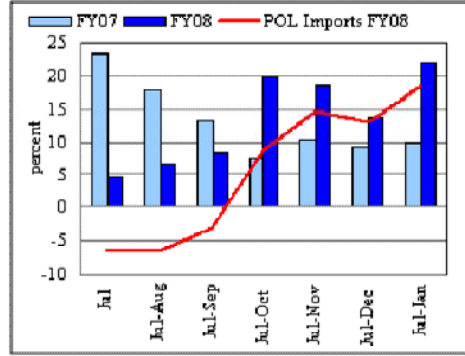
دیگر کیمیکلز کی برآمدات میں اضافے میں سب سے بڑا حصہ انتھول کا تھا۔ انتھول کی برآمدات میں نومبر 08ء کے دوران شکر کی زیادہ پیداوار سے منسوب کی جاسکتی ہے۔<sup>42</sup> اس کے علاوہ چھلے چند برسوں میں انتھول کی پیداواری گنجائش میں اضافے سے بھی اس شعبے میں برآمدات کے امکانات بہتر ہوئے۔

سیمنٹ اور سیمنٹ کی مصنوعات کی برآمدات کا نیا ریکارڈ قائم ہوا اور جولائی تا جنوری م س 08ء 10 کروڑ ڈالر سال بسال کا اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.30)۔ پہلی سہ ماہی کے تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی سیمنٹ کی برآمدات کی

سب سے بڑی منڈی افغانستان ہے۔ طلبی و رسد کی عوامل کی بنا پر وسط مدت میں سیمنٹ کی برآمدات کے امکانات اچھے نظر آ رہے ہیں۔ ملک میں اور خطے کے اندر سیمنٹ کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ سے گزشتہ چند برسوں میں (خصوصاً م س 07ء میں) اس شعبے نے اپنی پیداواری گنجائش میں اضافہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ جنوری 2007ء سے بھارت کی جانب سے پورٹ لینڈ سیمنٹ کی درآمد پر 12.5

<sup>42</sup> مالی سال 2008ء کے دوران گئے کی پیداوار 62.33 ملین ٹن تک پہنچ گئی، گزشتہ مالی سال کے دوران یہ 54.9 ملین ٹن تھی۔

شکل 6.31: درآمدات کی نمو کا انداز



فیصد کسٹم ڈیوٹی کے مکمل خاتمے کے بعد بھارت میں بھی پاکستان کی رسائی بہتر ہوئی ہے۔ بھارتی معیشت میں نمو کے موجودہ رجحان اور اس کے ساتھ سیمنٹ کی قلت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کا یہ اقدام کم از کم وسط مدت میں برقرار رہے گا چنانچہ پاکستان کے لیے برآمدات کے مواقع اچھے رہیں گے۔

#### درآمدات

مالی سال 07ء میں سست رفتاری کے بعد جولائی تا فروری م س 08ء میں درآمدات کی نمو میں 21.9 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔ بہر حال یہ اضافہ طلب میں کسی تبدیلی کے بجائے بین الاقوامی رسدی رکاوٹوں کا نتیجہ تھا جو عالمی گرانی خصوصاً تیل کی قیمت میں اضافے کا باعث بنیں۔ یہ حقیقت درآمدات کی صورتحال سے واضح ہے جو تیل کے بین الاقوامی نرخوں میں اضافے کے بعد اکتوبر م س 08ء سے بڑھتی شروع ہوئیں (دیکھئے شکل 6.31)۔

تیل کے علاوہ ڈی اے پی کھا د اور پام آئل کی عالمی قیمتوں میں بھی 2007ء میں تیزی آئی تھی۔ بحیثیت مجموعی جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران درآمدی بل میں لگ بھگ 49.3 فیصد کا اضافہ عالمی گرانی کی وجہ سے ہوا۔<sup>43</sup>

نرخوں کے علاوہ روٹی، کیمیکلز اور لوہے اور اسٹیل کے اسکرپ نے بھی درآمدات کی نمو میں کردار ادا کیا۔ اکتوبر میں بحری جہازوں کی درآمد کی بنا پر نقل و حمل گروپ میں بھی درآمد ریکارڈ کی گئی۔ ان سب عوامل کی وجہ سے جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران درآمدی بل میں وسیع الہیاء اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.32)۔

عالمی سطح پر مہنگائی اور ملک میں بعض اہم اشیاء کی قلت کی بنا پر پورے م س 08ء میں درآمدی بل میں اضافے کا یہ رجحان جاری رہنے کا امکان

<sup>43</sup> 51 فیصد درآمدات کی قیمت اور مقدار کے اعداد و شمار دستیاب تھے، جن کا اثر بلحاظ قیمت جولائی تا جنوری م س 2008ء کے دوران درآمدی بل میں مجموعی اضافے کا 49.3 فیصد تھا۔



ہے۔ خاص طور پر آئندہ گندم کی درآمدات کے بعد غذائی درآمدی بل میں خاصا اضافہ متوقع ہے۔

جدول 6.13: اہم غذائی درآمدات (جولائی تا جنوری)						
قیمت: ملین امریکی ڈالر، نمونہ: فیصد						
مست 07ء کی نسبت مست 08ء میں فیصد فرق			قیمت میں فرق		قیمت	
اکائی قیمت	قیمت	مقدار	مست 08ء	مست 07ء		
	18.1		2,046.2	1,731.9	غذائی گروپ	
					جس میں:	
					میٹرک ٹن	پام آئل
64.7	53.4	-6.8	233.6	671.0	437.4	
40.1	-33.6	-52.6	-45.0	88.8	133.9	دالیں
-8.2	-14.0	-6.4	-15.5	95.0	110.5	چائے
-7.5	-96.1	-95.8	-239.0	9.7	248.7	شکر
36.8	74.7	27.7	24.3	57.0	32.6	آٹا پکاندم

#### غذائی گروپ

جولائی تا جنوری مست 08ء کے دوران غذائی گروپ کی درآمدات میں معمولی اضافہ ہوا جس کا سبب شکر کی درآمد میں نمایاں کمی تھی جس سے پام آئل اور گندم کی درآمد میں اضافے کے اثرات کی تلافی ہو گئی (دیکھئے جدول 6.13)۔ شکر کی درآمد میں کمی مست 08ء کے دوران پیداوار بڑھنے کے باعث ہوئی۔<sup>44</sup>

پام آئل کے درآمدی بل میں اضافہ بڑھتے ہوئے نرخوں کا نتیجہ تھا کیونکہ زیر غور عرصے کے دوران درآمدی مقدار میں کمی دیکھنے میں آئی۔ بین الاقوامی طلب میں اضافے کی وجہ سے پام آئل کی عالمی قیمتوں میں 2007ء سے تیزی کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔<sup>45, 46</sup>

علاوہ ازیں 2007ء کی پہلی ششماہی میں ملائیشیا کی پام آئل کی پیداوار میں بھی (8 فیصد سال بسال) کمی ہوئی<sup>47</sup> جس سے ممکنہ طور پر اس تیل کی عالمی قیمتوں پر دباؤ بڑھا۔ مالی سال 2008ء کے بقیہ عرصے کے دوران توقع ہے کہ یہ رجحان ملک کے پام آئل کے درآمدی بل کو بڑھائے گا۔

مزید برآں آئندہ گندم کی درآمدات بھی بہت زیادہ بڑھ جانے کا امکان ہے۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان نے تقریباً 12 لاکھ 50 ہزار ٹن گندم کے لیے ٹینڈر طلب کیے ہیں۔ اس مقدار کے ایک تہائی سے تھوڑی سی زیادہ گندم جولائی تا جنوری مست 08ء میں درآمد کی گئی۔ یہ امر قابل

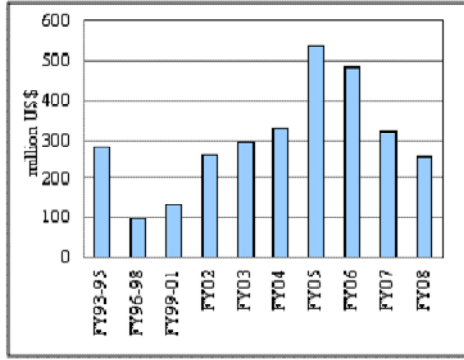
<sup>44</sup> مالی سال 2008ء کے دوران شکر کی پیداوار میں سال بسال 13.6 فیصد اضافہ پایا گیا۔

<sup>45</sup> چین کی طرف سے طلب میں اضافے کی ایک جزوی وجہ یہ تھی کہ اس نے تقویمی سال 2006ء سے پام آئل کا درآمدی کوٹا ختم کر دیا ہے۔

<sup>46</sup> پام آئل کی بین الاقوامی قیمتیں اوسطاً 804 ڈالر فی میٹرک ٹن ہیں جو کہ پہلے 447.1 ڈالر فی میٹرک ٹن تھیں۔

<sup>47</sup> ماخذ: <http://www.palmoilprices.net/news/?p=280>

شکل 6.33: ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات



ذکر ہے کہ 2007ء کی دوسری ششماہی سے بین الاقوامی ذخائر کم ہونے کی وجہ سے گندم کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمرے پر بھی بلند نرخوں کا اثر پڑا ہے۔<sup>48, 49</sup>

#### مشینری گروپ

ٹیکسٹائل مشینری اور موبائل فون کی کم ہوتی ہوئی درآمدات نے جولائی تا جنوری مہ 08ء کے دوران مشینری کی درآمدی نمو میں کمی کردی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 12 فیصد نمو ہوئی تھی

(دیکھئے جدول 6.14)۔ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں اوسط کی جانب واپسی کی صورتحال ہے کیونکہ درآمدات کی سطح پچھلے چند برسوں میں جدید کاری کی سرگرمیوں کے باعث بلند رہنے کے بعد اب اپنے تاریخی اوسط کی سطح پر واپس آ رہی ہے (دیکھئے شکل 6.33)۔ اس کی وجہ ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدات میں سست رفتاری ہو سکتی ہے۔

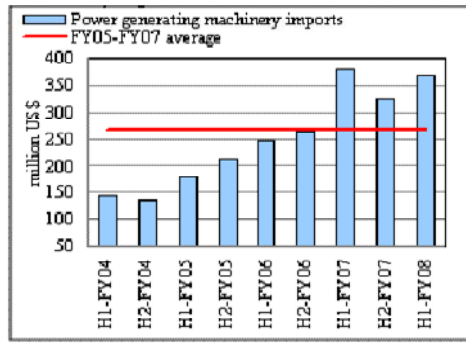
جدول 6.14: مشینری گروپ کی درآمدات (جولائی تا جنوری)

مہ 07ء	مہ 08ء	مطلق فرق	فیصد سال بادل فرق
3749.3	3897.5	148.2	4.0
428.6	517.7	89.1	20.8
182.2	176.0	-6.2	-3.4
323.8	259.4	-64.4	-19.9
101.6	108.2	6.7	6.6
373.7	394.5	20.8	5.6
1241.8	1282.4	40.5	3.3
480.2	441.0	-39.2	-8.2
761.6	841.4	79.8	10.5
86.7	86.9	0.1	0.2
1010.6	1072.5	62.0	6.1

<sup>48</sup> مالی سال 2008ء کے نصف اول کے دوران، گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں، گندم کی بین الاقوامی اوسط قیمتوں میں 52.6 فیصد اضافہ ہوا۔

<sup>49</sup> امریکہ کے ادارہ خوراک و زراعت کے مطابق 2006-07ء کے لیے گندم کے عالمی ذخیرے اور استعمال کی نسبت 25.4 فیصد کمی جو کہ 2007-08ء میں کم ہو کر 22.6 فیصد رہ گئی۔

شکل 6.34: بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات کے رجحانات



دوسری طرف بجلی پیدا کرنے والی مشینری کے شعبے میں تیزی کار چاں ہے۔ ملک میں جاری بجلی کے مختلف منصوبوں کی بنا پر م س 05 سے اس زمرے میں بتدریج اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے (دیکھئے شکل 6.34)۔ چونکہ رواں مالی سال میں بجلی کے آٹھ منصوبوں (IPPs) کی مالی کارروائیاں مکمل ہو چکی ہیں اور مزید چھ کے لیے معاہدے پر دستخط ہو چکے ہیں اس لیے بجلی پیدا کرنے والی مشینری کا درآمدی بل مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

#### نقل و حمل گروپ

جولائی تا جنوری م س 08 کے دوران نقل و حمل گروپ میں بھاری اضافہ طیاروں، بحری جہازوں اور کشتیوں کے زمرے میں یکمشت اضافے کی وجہ سے ہوا۔ اگر یہ یکمشت اضافہ نہ ہوتا تو مذکورہ عرصے میں نقل و حمل گروپ میں 17 فیصد سال بسال کی کمی ہوتی۔ اس کا سبب سڑک کی گاڑیوں کی درآمد (دیکھئے جدول 6.15) میں کمی ہے۔ رواں مالی سال میں ملک کے اندر قرضوں کی بڑھتی ہوئی لاگت کے باعث نئی کاروں کی طلب میں کچھ کمی ہوئی ہے جو م س 08ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی تیاری کی رفتار میں کمی سے بھی ظاہر ہے۔<sup>50, 51</sup>

جدول 6.15: پٹرولیم گروپ کی درآمدات کا نرخ اور مقدار کا اثر (جولائی تا جنوری)

ملین امریکی ڈالر

م س 08ء			م س 07ء		
قیمت میں تبدیلی بوجہ			قیمت میں تبدیلی بوجہ		
نرخ	مقدار	مطلق فرق	نرخ	مقدار	مطلق فرق
706.5	73.0	779.5	-474.1	1153.3	679.2
494.7	342.7	837.3	-445.7	1193.2	747.5
219.9	-277.7	-57.8	-107.6	39.2	-68.4
پٹرولیم گروپ					
پٹرولیم مصنوعات					
خام پٹرولیم					

#### پیشرو لیم گروپ

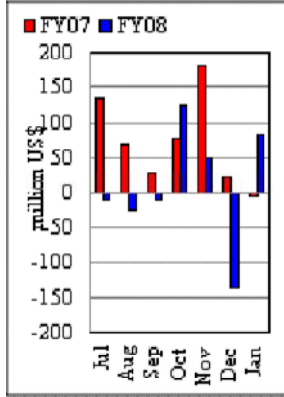
تیل کے نرخوں میں ریکارڈ اضافے کی وجہ سے پٹرولیم گروپ کے درآمدی بل میں جولائی تا جنوری م س 08ء میں خاصا اضافہ ہوا۔<sup>52</sup> یہ بات اکتوبر کے مہینے سے پٹرولیم، آئل اور لیبریکینٹس کے درآمدی بل پر نرخوں کے بڑھتے ہوئے اثرات سے بھی واضح ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔

<sup>50</sup> مالی سال 2008ء کے نصف اول کے دوران پروڈن اوسط شرح سود میں جون مالی سال 2006ء کی سطح کے لحاظ سے 7.5 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

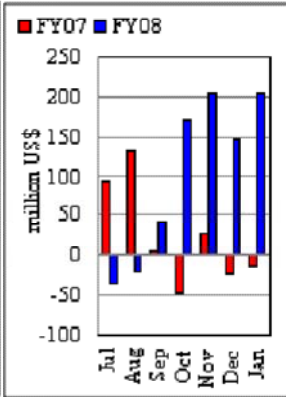
<sup>51</sup> مالی سال 2007ء کے نصف اول میں گاڑیوں کی تیاری کی شرح 11.4 فیصد تھی جو مالی سال 2008ء کے نصف اول میں کم ہو کر 5.1 فیصد رہ گئی۔

<sup>52</sup> مالی سال 2008ء کے نصف اول میں تیل کی اوسط قیمتیں 78.2 ڈالر فی بیرل تک جا پہنچیں جو کہ مالی سال 2007ء کے نصف اول میں 60.3 ڈالر فی بیرل تھیں۔

شکل 6.35: پٹرولیم اور تیل کی درآمد۔  
مقدار کا اثر



شکل 6.35: پٹرولیم اور تیل کی درآمد۔  
قیمت کا اثر



یہ اضافہ زیادہ تر پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کی بنا پر ہوا جبکہ مقدار کے لحاظ سے خام تیل کی درآمد میں کمی دیکھنے میں آئی۔ بہر حال جہاں تک مقدار کا تعلق ہے، مصنوعات کی درآمدات میں واضح سست رفتاری دیکھی جاسکتی ہے (دیکھئے جدول 6.15)۔

مصنوعات کی مقدار کی درآمد میں سست رفتاری فرنس آئل کے استعمال<sup>53</sup> میں کمی کا نتیجہ تھی (دیکھئے جدول 6.16)۔<sup>54</sup> یاد رہے کہ پانی کی قلت کی بنا پر بائیل پاور میں کمی کو پورا کرنے کی خاطر حرارتی بجلی پیدا کرنے کے لیے جولائی تا جنوری مہ 07ء کے دوران فرنس آئل کی بڑی مقدار درآمد کی گئی تھی۔<sup>55</sup> بجلی کی شدید قلت کی

بنا پر حرارتی بجلی کے یہ یونٹ پوری گنجائش پر چل رہے ہیں تاہم چونکہ کسی نئے حرارتی یونٹ کا اضافہ نہیں کیا گیا اس لیے فرنس آئل کی نمو میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ پہلی ششماہی کے دوران پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں فرنس آئل کی نسبت ہائی اسپڈ ڈیزل اور موٹر گیسولین دونوں کے خرچ میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

جدول 6.16: پٹرولیم مصنوعات کا ملکی خرچ  
حجم: 000 نیٹو ٹن، نمو: فیصد

نمو	حجم	مہ 06ء	مہ 07ء	مہ 08ء	مہ 07ء	مہ 08ء
فرنس آئل	1937.1	3440.5	3662.7	77.6	6.5	
ہائی اسپڈ ڈیزل	3706.3	3588.8	3929.5	-3.2	9.5	
موٹر گیسولین	607.4	577.7	740.2	-4.9	28.1	

گاڑیوں کی گھٹتی ہوئی طلب اور سی این جی کے استعمال میں اضافے کے پیش نظر موٹر گیسولین کا خرچ بالخصوص دلچسپ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موٹر گیسولین کے ملکی خرچ میں اضافہ ایران سے اس کی بڑے پیمانے پر اسمگلنگ میں کمی کا نتیجہ ہے۔<sup>56</sup> اس کا اثر پہلی ششماہی کے دوران موٹر گیسولین کی گھروں کے استعمال کے لیے فروخت میں اضافے کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اسمگلنگ میں کمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کے لیے موٹر گیسولین کی درآمد آئندہ بڑھنے کا امکان ہے۔ تاہم خام تیل کی درآمدات نومبر میں ایک بڑی ریفائنری کی

<sup>53</sup> استعمال میں درآمدات اور ملکی پیداوار دونوں شامل ہیں۔

<sup>54</sup> مالی سال 2008ء کے نصف اول کے اعداد و شمار کے مطابق پٹرولیم مصنوعات میں سے فرنس آئل 45.9 فیصد، ایچ ایس ڈی کا 44.8 فیصد اور موٹر گیسولین کا 89.3 فیصد استعمال ملکی پیداوار سے پورا ہوتا ہے۔

<sup>55</sup> جولائی تا مارچ مہ 2007ء کے دوران حرارتی بجلی کی پیداوار مالی سال 2006ء کے اسی عرصے کے مقابلے میں 13.2 فیصدزائتھی، جبکہ بائیل بجلی کی پیداوار میں گزشتہ سال کے دوران 1.2 فیصد کمی معمولی کی ریکارڈ کی گئی۔

<sup>56</sup> ایرانی حکومت نے سرحدی علاقوں میں پیٹرول کی فروخت پر پابندی عائد کر دی ہے جس کے تحت اس نے اسمگلنگ کے خاتمے کی غرض سے جولائی مہ 2008ء سے صرفے (استعمال) کے اجازت نامے کا ایک نظام شروع کیا ہے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.17: ٹیکسٹائل گروپ کی درآمدات (جولائی تا جنوری) قیمت: ملین امریکی ڈالر بنحو: فیصد					
میں 07 کی نسبت میں 08ء میں فیصد فرق			قیمت		
اکائی قیمت	قیمت	مقدار	قیمت میں فرق	میں 08ء	میں 07ء
	62.2		513.2	1337.8	824.6
ٹیکسٹائل گروپ					
روئی	143.5	122.9	428.3	726.6	298.4
مصنوعی ریشہ	20.8	6.3	28.4	164.7	136.3
سنتھٹک اور مصنوعی ریشہ دھاگہ	26.0	13.4	35.5	172.2	136.7
استعمال شدہ ملبوسات	17.2	13.5	5.5	37.2	31.8
دیگر ٹیکسٹائل اشیاء	7.1		15.8	237.0	221.3

عارضی بندش کی بنا پر کم ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ دستیاب مصنوعات کو منڈی میں نہ پہنچا سکنے کے باعث ریفائنریز دسمبر سے پوری گنجائش کے مطابق کام نہیں کر رہیں۔

### ٹیکسٹائل گروپ

روئی کی درآمد ٹیکسٹائل کی درآمدات میں بڑے اضافے پر منتج ہوئی (دیکھئے جدول 6.17)۔ مالی سال 2008ء کے دوران ملکی پیداوار میں کمی کی وجہ سے کپاس درآمد کرنے کی ضرورت پڑی۔<sup>57</sup> آئندہ روئی کی درآمد بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ دسمبر میں 08ء سے حکومت نے بھارت سے روئی کی زمینی راستے سے درآمد کی اجازت دی ہے۔

### ذریعہ اور دیگر کیمیائی گروپ

جولائی تا جنوری میں 08ء کے دوران مجموعی درآمدات میں سب سے بڑا حصہ (لگ بھگ 24 فیصد) زرعی اور دیگر کیمیکلز گروپ کا تھا۔ کھاد اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات میں اضافہ اس گروپ میں درآمدی بل بڑھنے کا ذمہ دار تھا۔

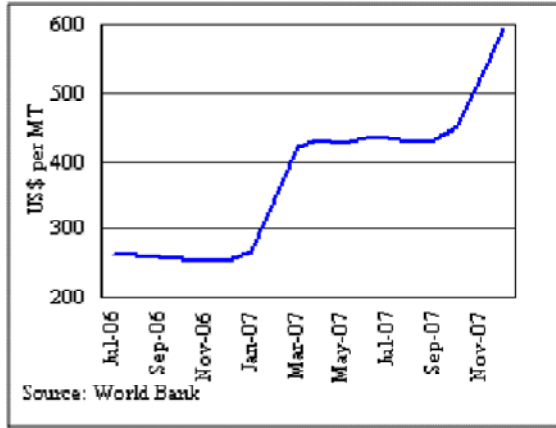
کھاد کی درآمدات میں اضافہ بڑھتی ہوئی مقدار اور قیمتوں دونوں کی وجہ سے ہوا تاہم قیمتوں کا اثر زیادہ ہوا۔ پاکستان کو ڈی اے پی فراہم کرنے والے اہم علاقوں روس، افریقہ اور لیتھوانیا کی منڈیوں کی جانب سے کم رسد کی وجہ سے 2007ء سے کھاد کی عالمی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے (دیکھئے شکل 6.36)۔<sup>58</sup>

جولائی تا جنوری میں 08ء کے دوران ڈی اے پی کے ملکی استعمال میں 20 فیصد سال بسال کمی کے باوجود درآمدی مقدار میں اضافہ دیکھا گیا۔ اس

<sup>57</sup> مالی سال 2008ء کے دوران کپاس کی پیداوار کا حجم 12.775 ملین گاٹھیں تھا جبکہ مالی سال 2007ء کے دوران یہ 12.856 ملین رہا تھا۔

<sup>58</sup> ماخذ: <http://mercermilling.com/>

شکل 6.36: ڈی اے پی کھاد کی بین الاقوامی قیمتیں



کا سبب یہ ہے کہ ڈی اے پی کی 70 فیصد ضروریات درآمدات سے پوری کی جاتی ہیں اس لیے ڈی اے پی کے استعمال میں کمی کا اثر درآمدی مقدار میں کمی کی صورت میں ظاہر نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں ڈی اے پی کی ملکی پیداوار دسمبر میں ڈی اے پی کے سب سے بڑے پلانٹ کی بندش کی وجہ سے بھی متاثر ہوئی جس کی بنا پر درآمدات میں اضافہ ہوا۔<sup>59</sup>

ٹیکسٹائل اور پلاسٹک کے شعبوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے دیگر کیمیکلز کی درآمدات بڑھیں۔ آئندہ پلاسٹک اور دیگر صنعتوں کی روز افزوں سرگرمیوں کی بنا پر زرعی اور دیگر کیمیکلز گروپ کی درآمدات مزید بڑھ سکتی ہیں، تاہم ڈی اے پی کھاد کے پلانٹ کی توسیع استعداد کے بعد کھاد کی درآمد میں کمی آنے کا امکان ہے۔

جدول 6.18: زرعی و دیگر کیمیکلز گروپ اور دھاتی کی درآمدات (جولائی تا جنوری)

قیمت: ملین امریکی ڈالر، نمونہ: فیصد

قیمت		میں 07ء کی نسبت میں 08ء میں فیصد فرق				اکائی قیمت	
میں 07ء	میں 08ء	قیمت میں فرق	مقدار	قیمت	اکائی قیمت		
2442.0	3224.5	782.5		32.0	2442.0	<b>زرعی اور دیگر کیمیکلز گروپ</b>	
248.4	588.8	340.3	50.1	137.0	57.9	کھاد	
59.9	57.7	-2.2	-20.7	-3.7	21.5	کیرے مارادویات	
655.3	726.4	71.2	4.8	10.9	5.8	پلاسٹک کی اشیا	
224.2	296.1	71.9	21.5	32.1	8.7	طیس مصنوعات	
1253.9	1555.6	301.6		24.1	1253.9	دیگر کیمیکلز	
1458.3	1519.1	60.8		4.2		<b>دھاتی گروپ</b>	
151.2	10.5	-140.7	-93.1	-93.0	1.7	سونا	
181.3	381.2	199.9	76.9	110.2	18.9	لوہے اور اسٹیل کا اسکرپ	
676.7	705.0	28.4	2.1	4.2	2.1	لوہا اور اسٹیل	
100.8	83.1	-17.7		-17.5		تیار یا یونٹیم	
348.0	339.2	-8.8		-2.5		دیگر دھاتی اشیا	

<sup>59</sup> جولائی تا نومبر میں 2007ء میں ڈی اے پی کی پیداوار 202.6 ہزار ٹن تھی جو کہ 2008ء کے اسی عرصے کے دوران کم ہو کر 197.7 ہزار ٹن رہ گئی۔

### دھاتی گروپ

دھاتی گروپ کی درآمدات میں فولاد اور اس کے اسکرپ کا نمایاں حصہ رہا ہے (دیکھئے جدول 6.18)۔ اس گروپ کی درآمدات بڑھنے کی اہم وجہ تعمیراتی شعبے میں لوہے اور فولاد کی طلب کی مسلسل بلند سطح ہے۔ اس بڑھتی ہوئی طلب کے نتیجے میں جہاز توڑنے کی صنعت کی دوبارہ بحالی ممکن ہو سکی ہے۔ ایک وقت میں پاکستان کی جہاز توڑنے کی صنعت دنیا میں دوسرے نمبر پر تھی۔<sup>60</sup>

تاہم لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی درآمدات میں ہونے والے اضافے کے اثرات سونے کی درآمدات میں کمی کے باعث زائل ہو گئے۔ سونے کی درآمد میں کمی کا بڑا سبب اس کی عالمی قیمتوں کا ریکارڈ بلند سطح پر پہنچنا ہے۔

---

<sup>60</sup> 'ایسوسی ایشن آف شپ بریکرز کے مطابق جولائی تا جنوری 2008ء کے دوران مختلف نجی اداروں نے 213.8 ہزار لائٹ ڈس پلیسمنٹ ٹنچ (ایل ڈی ٹی) وزن کے 25 جہاز درآمد کیے، جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 34.5 ہزار ایل ڈی ٹی وزن کے 19 جہاز درآمد کیے گئے تھے۔